بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47
شمارہ 44

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

7 رجب 1419 ہجری 29 اخاء 1377 ہش 29 اکتوبر 98ء

لندن 24 اکتوبر (M.T.A) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے سابقہ مضمون کو جاری رکھا۔ اسی طرح ایک نہایت ضروری خلق "حیا" کے متعلق، قرآن وحدیث کے اقتباسات سے تفصیلی روشنی ڈالی

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ حضور پرنور کا ہر آن حامی وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے دانشمندو! تم اس سے تعجب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اس ضرورت کے وقت میں اور اس گہری تاریکی کے دنوں میں ایک آسمانی روشنی نازل کی اور ایک بندہ کو مصلحت عام کیلئے خاص کر کے بغرض اعلائے کلمہ اسلام و اشاعت نور حضرت خیر الانام اور تائید مسلمانوں کیلئے اور نیز اُن کی اندرونی حالت کے صاف کرنے کے ارادہ سے دنیا میں بھیجا۔ تعجب تو اس بات میں ہوتا کہ وہ خدا جو حامیٔ دین اسلام ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہمیشہ تعلیم قرآنی کا نگہبان رہوں گا اور اسے سرد اور بے رونق اور بے نور ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اس تاریکی کو دیکھ کر اور ان اندرونی اور بیرونی فسادوں پر نظر ڈال کر چپ رہتا اور اپنے اُس وعدہ کو یاد نہ کرتا جس کو اپنے پاک کلام میں موکد طور پر بیان کر چکا تھا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر تعجب کی جگہ تھی تو یہ تھی کہ اس پاک رسول کی یہ صاف اور کھلی کھلی پیشگوئی خطا جاتی جس میں فرمایا گیا تھا کہ ہر ایک صدی کے سر پر خدا تعالیٰ ایک ایسے بندہ کو پیدا کرتا رہے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔ سو یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین کے بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کر دیا اور اپنے رسول کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا۔ اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کیلئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایماندار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بیشمار روحیں اُس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پالیا۔ اب اس کی قدر کرنا یا نہ کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا تمہارے ہاتھ میں ہے میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رُک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اُس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیرو ڈیس کے عہد حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کیلئے آیا جس کے حق میں ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلاً شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً۔ سو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اول کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم کی پاکر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اتر ناروحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کیلئے نزول ہوتا ہے اور سب باتوں میں اُسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اُترا جو مسیح ابن مریم کے اُترنے کا زمانہ تھا۔ تا سمجھنے والوں کیلئے نشان ہو۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اس سے انکار کرنے میں جلدی نہ کرے تا خدا تعالیٰ سے لڑنے والا نہ ٹھہرے۔ دنیا کے لوگ جو تاریک خیال اور اپنے پرانے تصورات پر جمے ہوئے ہیں وہ اس کو قبول نہیں کریں گے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو اُن کی غلطی اُن پر ظاہر کر دے گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہیں کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔" یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالیٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اُن حملوں کے دن نزدیک ہیں مگر یہ حملے تیغ و تبر سے نہیں ہوں گے اور تلواروں اور بندوقوں کی حاجت نہیں پڑے گا۔ بلکہ روحانی اسلحہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد اُترے گی اور یہودیوں سے سخت لڑائی ہوگی۔ وہ کون ہیں؟ اس زمانہ کے ظاہر پرست لوگ جنہوں نے بالاتفاق یہودیوں کے قدم پر قدم رکھا ہے۔ اُن سب کو آسمانی سیف اللہ دو ٹکڑے کریگی اور یہودیت کی خصلت مٹادی جائے گی اور ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکھ نہیں رکھتا حجت قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا اور سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اِسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کیلئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کیلئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان اداریہ 29 اکتوبر 1998

کانپور کے بریلوی بھائیوں کا شکریہ!

کانپور شہر میں ۹-۱۰-۱۱ اکتوبر کو دارالعلوم دیوبند کی نگرانی میں تحفظ ختم نبوت کے نام پر کانفرنس منعقد کی گئی۔ جس میں یوپی کے طول و عرض سے دیوبندی مدارس کے طلباء کو اکٹھا کر کے پہلے تو کانپور کے مختلف محلوں میں "ردِّ قادیانیت" کے نام پر کیمپ لگائے گئے۔ ایسے کیمپوں میں جہاد کے جذبہ سے سرشار طلبا اور دیگر دیوبندیوں کو پہلے تو بتایا جاتا ہے کہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ اسلام کی رو سے (دیوبندی اسلام) مرتد و زندیق کا حکم یہ ہے کہ پہلے تو تین روز تک اسے دیوبندی اسلام کو قبول کرنے کی طرف بلایا جائے اگر قادیانی مرتد دیوبندی اسلام قبول کرنے سے انکار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ (قادیانی مسائل ص ۱۳ شائع کردہ کل ھند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) انہیں سکھایا جاتا ہے کہ ایسا قتل کرنے والے مجاہد کہلاتے ہیں اور سیدھے جنّت میں جاتے ہیں اور اگر بجائے قاتل ہونے کے وہ مقتول ہو گئے تو پھر وہ "شہید" کہلائیں گے۔ اور "جنّت الفردوس" کے وارث ہونگے۔ ان دیوبندی ردِّ قادیانیت کیمپوں میں بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جی بھر کر گالیاں دی جاتی ہیں اور ذہنوں اور مونہوں کی تمام تر بدبودار غلاظتوں کو باہر نکالا جاتا ہے۔

اس دفعہ جو اشتعال انگیز کتب تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر تقسیم کی گئی ہیں اِن میں ایک کتابچہ "چہرہ قادیانیت" نام کا بھی ہے۔ جس کے سرِ ورق پر سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ السلام کی ہاتھ سے بنی ایک تصویر اس رنگ میں بنائی گئی ہے کہ چہرہ تو انسانی ہے دھڑ سانپ کا بنایا گیا ہے۔ یہ تصویر اور کتاب نہایت اشتعال انگیز ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا کے کروڑوں احمدیوں کا دِل دُکھایا گیا ہے اور کانپور میں بھی احمدی نوجوانوں کا خون اس تصویر سے کھولتا رہا۔ لیکن چونکہ ہمیں خلیفہ برحق حضرت امیر المومنین کی جانب سے صبر کی تعلیم ہے اور سچے امام مہدی کا حکم ہے کہ ؎

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

کانپور کے احمدیوں نے صبر و حوصلہ کا بے نظیر نمونہ دکھایا اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

انسانی چہرہ اور سانپ کے دھڑ والی یہ تصویر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو ہرگز نہیں ہے۔ البتہ ممکن ہے کہ کسی دیوبندی پیشوا یا لیڈر کی ہو۔ دیوبندیوں کو اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ کہیں ان کا کوئی ایسا بزرگ تو نہیں کہ آخری عمر میں اُسے سانپ نے ڈسا ہو اور یہ عین اُسی وقت کی تصویر ہو۔

دوسرے ہم اس بات پر بھی حیران ہیں کہ دیوبندی ملاں عوام میں تو یہ شور مچاتے ہیں کہ تصویر بنانے والا بالخصوص جان داروں کی تصویر بنانے والا از روئے شریعت لعنتی اور جہنمی ہے اب ہمارے نزدیک تو اس تصویر کے بنانے والے نے تمام دیوبندیوں کے لعنتی اور جہنمی ہونے کا ثبوت فراہم کر دیا ہے سوائے اس کے کہ کوئی دیوبندی اس کتاب سے اپنی بیزاری کا اعلان کرے۔ ایک طرف دیوبندی احمدیت کے خلاف اپنی گالیوں، گندہ دہانیوں روسیاہیوں اور سیاہ مکر و فریب میں بے انتہا آگے بڑھ چکے ہیں تو دوسری طرف کانپور شہر کے بریلوی حضرات نے ۱۱ر اکتوبر کو کانپور پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس منعقد کر کے دیوبندی علماء سے سوال کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو کافر کہنے سے قبل اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت تو دیں کیونکہ بقول ان کے علماء اہل سنّت کے نزدیک دیوبندی نہ صرف کافر بلکہ ان کا کفر قادیانیوں سے بھی شدید ہے اور جو ان دیوبندیوں کے کفر میں شک کرے وہ بھی پکا کافر ہے۔ بریلوی حضرات نے اپنی پریس کانفرنس میں دیوبندیوں کو وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ان کی طرف سے احمدیوں کو کسی طرح کی بھی کوئی تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی تو وہ انسانیت کے ناطے احمدیوں کی مدد کریں گے بریلویوں کا یہ طرزِ عمل یقیناً شکریہ کا مستحق ہے اور جماعت احمدیہ کانپور نے ۱۲ر اکتوبر کو جو پریس کانفرنس منعقد کی اس میں بریلوی بھائیوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

الحمد للہ کہ شہر کانپور کے تمام اخبارات نے جن میں اُردو اخبار "انوار قوم" ھندی اخبارات "دینک جاگرن"-"امر اُجالا"-"راشٹریہ سہارا"-"ھندوستان"-"آج" اور انگریزی اخبار "ہندوستان ٹائمز" شامل ہیں نے ۱۳ر اکتوبر کی اشاعت میں احمدیہ پریس کانفرنس کی نہایت عمدہ خبریں شائع کی ہیں۔

دیوبندی ختم نبوت کانفرنس ۱۱ر اکتوبر رات کو بعد نماز عشاء حلیم کالج کانپور میں شروع ہوئی جس میں اپنی عادت کے مطابق ان کے مقررین نے جھوٹ اور گالیوں کی غلاظت نکالنے میں انتہا کر دی حاضری زیادہ سے زیادہ ۷ ہزار تھی جسے دیوبندی اخبار "سیاست جدید" نے بڑھا چڑھا کر ایک لاکھ بتایا۔ آخری وقت میں عینی شاہدوں کے مطابق سٹیج کے سامنے صرف اڑھائی صد افراد اونگھ رہے تھے جسے مذکورہ اخبار نے پچاس ہزار کی حاضری بتایا۔ اس سے باقی سچ کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے اور یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شہر کے اکثر مسلمانوں نے اس کانفرنس کو کس نظر سے دیکھا ہے۔ سٹیج کے سامنے زیادہ تر دیوبندی مدارس کے گول ٹوپیوں اور تنگ پاجاموں والے طلباء ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ جو بے چارے اس بات سے سخت شش و پنج میں پڑے ہوئے ہیں کہ ایک طرف دیوبندی علماء احمدیوں کو کافر قرار دے رہے ہیں تو دوسری طرف احمدیوں میں کوئی بھی بات کفر والی نظر نہیں آتی اور پھر دیوبندیوں کو بھی تو بریلوی ویسے ہی کافر قرار دے رہے ہیں یہ معمہ ہے جو ان مدرسوں کی اونچی دیواروں میں زندگی گزارنے والے ان طلباء سے حل نہیں ہو پا رہا۔ بعض دیوبندی مدارس کے طلباء احمدیہ مشن میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے آرہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں نیک ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

اس موقع پر ہم کانپور کے مخلص احباب جماعت بالخصوص مکرم تحسین پرویز صاحب امیر جماعت کانپور کے صبر و حوصلہ اور عزم و ولولہ کی داد دیئے بنا نہیں رہ سکتے کہ باوجود نامساعد حالات کے ان لوگوں نے احمدیہ مشن میں ۱۳ر اکتوبر کی شام تربیتی جلسہ رکھا دیوبندی ہنگامے کی وجہ سے اگرچہ اعلان تھا کہ بچے اور عورتیں نہ آئیں تو اچھا ہے لیکن جلسہ کی حاضری سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کانپور کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے مرکزی وفد کا جس میں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم سید قیام الدین صاحب مبلغ بنارس شامل تھے۔ خصوصی خیال رکھا۔

(منیر احمد خادم)

انعامی مقالہ نویسی

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تعلیمی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کیلئے "مقام والدین" کا عنوان مقالہ نویسوں کیلئے منتخب کیا گیا ہے۔ مقالہ میں اوّل دوم- سوم آنے والے کیلئے علی الترتیب ۱۵۰۰-۱۰۰۰-۵۰۰ روپے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ خود اس میں شامل ہوں اور ایسے تعلیم یافتہ بچوں کو اس انعامی مقالہ مین شامل ہونے کی تاکید کریں۔ تاکہ مقالہ لکھنے کے ساتھ ان کے علمی ذوق میں اضافہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سلطان القلم کے لقب سے نوازا ہے۔ اور یہ ملکہ جماعت کو بھی عطا کیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ایسے تحریری انعامی مقالہ کے موقعہ پر ہم ارشاد ربانی ربِّ زدنی علماً کے مطابق ایسے علمی معیار کو بڑھانے کیلئے کوشش کریں۔

شرائط مقالہ :-

۱- مقالہ کم از کم دس ہزار (۱۰،۰۰۰) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے جو عربی، اردو یا انگریزی زبان میں ہو۔
۲- مقالہ صفحہ کے نصف حصہ میں خوشخط تحریر کریں۔
۳- مضمون میں حوالہ جات مستند اور سن کے ساتھ ہونے چاہئیں۔
۴- مقالہ نظارت ہذا میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۹ء تک پہنچ جانا چاہئے۔ ۲۸ فروری کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات اس انعامی مقالے میں شامل نہیں ہونگے۔
۵- مقالہ نظارت تعلیم میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔
۶- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت تعلیم کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو اس کی از خود اشاعت کی اجازت نہیں ہوگی۔
۷- مقالہ کے بارے میں نظارت کا فیصلہ آخری ہوگا۔

مقالہ میں حصہ لینے میں کسی عمر کی قید نہیں ہے۔ مقالہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پتہ پر ارسال کیا جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ارشاد نبوی ﷺ
خَیر الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا -
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنک لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

Luthra Jewellers
Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

خطبہ جمعہ

بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۳؍ اپریل ۱۹۹۸ء بمطابق ۳؍ شہادت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واشهد أن محمداً عبده و رسوله -

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم - بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين -

وَاِذَا مَسَّ الاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ . قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ. اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ. قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ . اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ. -(سورۃ الزمر آیات ۹، ۱۰)

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے وَاِذَا مَسَّ الاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ انسان کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے مُنِيبًا اِلَيْهِ اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ وہ بھول جاتا ہے کہ اپنے رب کو کس مصیبت کو دور کرنے کے لئے اس نے پکارا تھا، مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا اور اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تاکہ اس کے رستے سے لوگوں کو ہٹادے جس نے اس کا دکھ دور کیا تھا۔ یعنی یہاں بے حیائی کی ایک انتہائی قسم بیان ہوئی ہے۔ جب مصیبت پڑتی ہے تو اس مصیبت کے وقت وہ صرف خدا ہی کو پکارتا ہے اور خالصۃً اس کو کہتے ہوئے کہ میں تیرے حضور جھک گیا ہوں اب مجھے بچالے۔ جب وہ مصیبت دور فرما دیتا ہے تو پھر اس کے خلاف اس کے علاوہ شریک بنا لیتا ہے اس نیت کے ساتھ تاکہ لوگوں کو اس کے رستے سے گمراہ کر دے۔ پس جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ بے حیائی کی سب سے خطرناک قسم ہے۔ ضرورت پوری کی اور پھر اس کے خلاف ہو گئے اور باقیوں کو بھی خلاف کرنا شروع کر دیا یا خلاف کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب فرمایا گیا، کہہ دے کہ کچھ دیر اپنی دنیا کے فوائد کے مزے اڑالو، تھوڑے سے فوائد کے مزے اڑالو۔ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ اس بات سے کوئی بھی مفر نہیں کہ تم لازماً جہنم کا ایندھن بننے والے ہو بلکہ ہو کیونکہ جو تمہاری کیفیت ہے وہ ایک آگ کا پتہ دے رہی ہے جو تمہارے دل میں بھڑک رہی ہے۔ کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ایسی بے حیائی کا سلوک نہیں کر سکتا جب تک اس کے دل میں کوئی خدا کے خلاف یا خدا والوں کے خلاف کینہ کی آگ نہ بھڑک رہی ہو۔ پس وہ آگ بتا رہی ہے کہ وہ ہے ہی جہنمی۔ اس کی ساری حرکتیں، ساری کوششیں اللہ سے بندوں کو دور کرنے کی یہ اس کے جہنم کی نشان دہی کر رہی ہیں۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ جو فرمانبرداری کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا وہ وقت گزارتا ہے رات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کی صورت میں۔ يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وہ آخرت سے ڈرتا ہے وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے بیٹھا ہے۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ پوچھ ان سے کہ کیا یہ صاحب علم لوگ اور بے علم لوگ جو خدا کی ناشکری میں ایسے بے حیا ہو جاتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں۔ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ باتیں خوب کھول دی گئی ہیں، اب صرف اہل عقل چاہئیں جو اس سے فائدہ اٹھائیں ان کے سوا کوئی ان باتوں سے نصیحت حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر ایک دوسری آیت میں "سورہ ص" میں اسی مضمون کو آگے بڑھایا گیا ہے یا دوسرے پہلو سے بیان فرمایا گیا ہے۔ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا، ہم نے ہرگز آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے بے مقصد اور باطل پیدا نہیں کیا۔ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں یہ ان کو وہم ہے، گمان ہے انکا کہ یہ باطل پیدا کیا گیا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ۔ پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا آگ کے عذاب کی ہلاکت۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر باطل نہیں پیدا کیا تو لازماً یہ آگ میں پڑنے والے ہیں اس کے سوا ان کا کوئی مقصد ہی نہیں کیونکہ جو خدا پہ الزام لگاتے ہیں کہ باطل پیدا کیا ہے تو باطل کو تو اگر کوئی بنانے والا ہے تو آگ میں جھونکے گا، باطل سے تو کوئی مقصد نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ تو اپنے دعوے ہی سے جہنمی ثابت ہو جاتے ہیں۔ خالق کا انکار، اس پر یہ الزام کہ سب کچھ باطل، بیہودہ یونہی بنا دیا یا یہ خیال کہ خدا نے پیدا ہی نہیں کیا تب بھی باطل ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ اپنے لئے آگ کو واجب کر لیتے ہیں۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان سے زمین میں فساد کرنے والوں جیسا سلوک کریں گے۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ اپنے ان بندوں سے جو زمین میں امن پھیلانا چاہتے ہوں، بنی نوع انسان کے دل باندھنا چاہتے ہوں، خدا اور بندے کے درمیان ایک مودت کا رشتہ پیدا کرنا چاہتے ہوں، ان سے وہی سلوک کرے جو فسادیوں سے کیا جائے گا۔ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ، اتنی بڑی بات ہے جو ناممکن ہے، ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالیٰ فجار، فاسق و فاجر، بدی پھیلانے والے، جھوٹ بولنے والے، ساری دنیا میں دہریت کا پرچار کرنے والے ان لوگوں سے وہی سلوک کرے جو اپنے متقی بندوں سے کر رہا ہو یا متقیوں سے وہ سلوک کرے جو ان فجار سے کر رہا ہو۔ اس لئے لازماً انہوں نے برباد ہونا ہے اس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک نہیں۔ ساری کائنات گواہ ہے کہ ان کے رستے بربادیوں کے رستے ہیں یہ اس سے ٹل ہی نہیں سکتے۔ جتنا مرضی چاہیں جماعت کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں لیکن اس آخری حقیقت سے وہ منہ نہیں موڑ سکتے کہ دنیا میں بھی جہنمی رہیں گے اور آخرت میں بھی ایک بڑی جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان تمام امور کی طرف توجہ فرماتے ہوئے ایسی پاک نصیحت فرماتے ہیں، ایسے سادہ دل میں اتر جانے والے لفظوں میں نصیحت فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر نصیحت کی ہی نہیں جا سکتی، سوچی بھی نہیں جا سکتی۔ آپ کا ہر لفظ زندہ ہے سچائی سے بھرا ہوا ہے لیکن بدبخت جو ارادہ کئے بیٹھے ہیں کہ ہم نے سچائی کا انکار کرنا ہی ہے اور اسے نامراد کر کے دکھانا ہے ان کے کانوں پر ان باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں پڑے گا۔ ایسے لوگ ہو سکتا ہے اس وقت یہاں یا باہر بیٹھے سن رہے ہوں ان کو میں بتا رہا ہوں کہ جو مرضی کر لو، تم لازماً نامراد ہو گے۔ تم کسی قیمت پہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے"۔ جو ہر وقت دلوں کو دیکھ رہا ہو "کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں"۔ ہو ہی نہیں سکتا، اللہ کے سامنے مکاریاں کرو ادھر ادھر دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرو اور سمجھو کہ خدا والوں کو بھی دھوکہ دے دو گے۔ یہ محض تمہارے دل کا دھوکہ ہے جو تمہیں برباد کرنے والا ہے۔ دل کا مرض ہے جو

بڑھتا جائے گا اور آگ سے اور آگ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ فرمایا "کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بد بخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے"۔

اکثر خدا کے منکر اسی طرح خدا کے منکر بنتے ہیں کہ پہلے ان بد بختوں کے اندر فاسدانہ خیالات پیدا ہوتے ہیں اور وہ فاسدانہ خیال چونکہ ایک دوسرے رخ پر جاری ہوتے ہیں، اللہ کی طرف نہیں ہوتے۔ خدا کی طرف فسادیوں کی پیٹھ ہوتی ہے اس لئے لازماً انہوں نے اس طرف پہنچنا ہے جہاں کا رخ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ دہریت ہے ان لوگوں نے لازماً دہریہ بننا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں "فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی"۔ یہ ہم نے ہمیشہ سے ہوتا ہوا دیکھا ہے اب بھی دیکھیں گے سب، ساری دنیا دیکھے گی، ساری جماعت دیکھے گی کہ ان بد بختوں کا اس کے سوا اور کوئی انجام نہیں ہے۔

"تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ **عزیزو اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے**"۔ یعنی اپنی طرف سے بڑی بڑی دلیلیں دینا اور سمجھنا کہ بہت ہم عالم و فاضل اور عاقل بنے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ تو ایک شیطان ہے "**اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ** اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو"۔ یہ ہے سچائی کا راز، جس کا دل غریب اور مسکین نہیں ہے وہ کبھی بھی سچائی کو نہیں پا سکتا۔ دل کی غربت اور مسکینی ہی ہے جس پہ اللہ کے فضل کی نظر پڑتی ہے اور اس مسکین دل انسان کو ہر ہلاکت سے بچا لیتا ہے کیونکہ مسکینی میں یہ پیغام ہے کہ اے میرے رب میں کچھ بھی نہیں ہوں، میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں، کوئی ذاتی صفات نہیں جو کچھ عطا فرمایا ہے تُو نے عطا فرمایا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما اور میری حفاظت فرما اور مجھے شیطان لعین سے نجات بخش۔ یہ دعا اللہ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔

"**ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا ں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ**"۔ اب مسکین اور غریب نے کیا مین میخ نکالنی ہے بے چارے نے، دنیا میں یہی نظر آتا ہے جب کوئی حکم جاری کیا جاتا ہے تو مسکین غریب بے چارے چل پڑتے ہیں اس کی پیروی کیلئے اور فاسق و فاجر اور ابا ء والے کہتے ہیں تم ہمیں کس طرف بلا رہے ہو ہم ہرگز ادھر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ مسکین اور غریب دل کی یہ تعریف ہے جیسے ہمارے سادہ، پنجاب میں دیہاتی لوگ ہوا کرتے ہیں بوڑھے، سادہ دل، پاک بدن، پاک صاف، جب بھی کوئی حکم ہوتا ہے وہ آگے چل پڑتے ہیں کبھی بھی ان کے دل میں خیال نہیں آیا کہ کیوں ہوا ہے، کیسے ہوا ہے، کیا ہوا ہے۔

فرمایا، "مسکین ہو اور بغیر چون و چرا ں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے"۔ بچہ والدہ کی باتوں کو کیوں مانتا ہے کبھی غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کلام کا فلسفہ سمجھ آجائے گا۔ فرمایا ہم یونہی چون و چرا ں کے بغیر تعمیل کا حکم نہیں دے رہے جیسے بچہ اپنی ماں کو جانتا ہے کہ اسے وہ کبھی غلط حکم نہیں دے سکتی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام، مسیح موعود علیہ السلام کو جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اتنا ہمدرد، اتنا بنی نوع انسان کی خیر چاہنے والا ہو کیسے ہو سکتا ہے کہ غلط حکم دے دے۔ پس ساتھ ہی مثال دے دی جو دلیل بن گئی۔ اب وہ لوگ جو حضرت مسیح موعودؑ کے کلام کو سرسری نظر سے دیکھتے ہیں یا ہیں ہی بد بخت جن کے کانوں سے آگے بات نہیں اترتی ان کو اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی۔ کہتے ہیں ہم کیوں حکم مانیں، یہ تحکم ہے، یہ زیادتی ہے، جاہل لوگ ہیں، بے وقوف ہیں وہ لوگ جو حکم مانتے ہیں۔ ان بد بختوں کو یہ نہیں پتہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلیل دے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے"۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شخصیت کو سمجھیں۔ آپ کی شخصیت فساد برپا کرنے والی شخصیت ہی نہیں ہے۔ ساری زندگی بنی نوع انسان کے غم میں اور ہدایت اور پاکیزگی کے غم میں آپ نے گویا ہلاک کی ہے۔ ایسی گریہ و زاری کی ہے خدا کے حضور، ایسا روئے ہیں جیسے اپنے نفس کو ہلاک کر رہے ہوں۔ ایسے شخص پر یہ بدگمانی کہ کوئی حکم دے گا اور اپنی انا کی خاطر دے گا ہماری بھلائی کی خاطر نہیں دے گا یہ گمان کرنے والا اول درجے کا جاہل ہے۔ وہ ماننے والوں پر ہنستا ہے اور ماننے والوں کو خدا بتا رہا ہے کہ ان پر ہنسو یا ان پر روؤ کیونکہ ان کو کوئی عقل نہیں ہے کہ کس پر کیا الزام لگا رہے ہیں۔

"قرآن کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ"۔

قرآن کی تعلیموں کی طرف مزید اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تو قرآن کی تعلیمیں دیتا ہوں کونسی میں نے قرآن سے الگ بات کہی ہے۔ اگر مجھے نہیں مانتے اگر قرآن کو مانتے ہو تو دیکھ لو کہ قرآن کی تعلیمات تو تمام تر، سارے احکام تمہاری بھلائی کے لئے ہیں اور یہاں وہ لوگ جو دہریہ ہیں جو قرآن کو نہیں مانتے ان کے لئے بھی ایک دلیل ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم بھی نہیں نکال سکتے جو بنی نوع انسان کے فائدے میں نہ ہو۔ اگر قرآن کی تعلیمات پر عمل ہو جائے تو یہ دنیا جنت بن جاتی ہے، ایک ادنیٰ سا فساد بھی اس میں باقی نہیں رہتا۔

پھر فرمایا "حقیقی نور کیا ہے۔ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے" ایک طرف آگ ہے جو بھڑکاتی چلی جاتی ہے، بھڑکتی چلی جاتی ہے اور ساتھ آگ والوں کو بھی خاکستر کرتی چلی جاتی ہے۔ دوسری طرف نار کے مقابل پر نور ہے۔ تو جہاں آپ نے آگ بیان فرمایا وہاں نور کا بیان بھی آپ ہی کے الفاظ میں سن لیجئے۔ "حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے"۔ دلوں کو سکینت اور اطمینان تو بعض دفعہ جھوٹے توہمات کے نتیجے میں بھی وقتی طور پر ہو سکتا ہے اگرچہ بہت زیادہ اندرون پر غور کرنے والوں کو پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ سکینت محض جعلی ہے، اس میں کوئی بھی سکینت والی بات نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو فرما رہے ہیں 'آسمان سے اترتا اور سکینت اور اطمینان بخشتا ہے' وہ کس طرح ہوتا ہے 'نشانوں کے رنگ میں اترتا ہے'۔ اب نشان وہ ہیں جو اپنی سچائی کی خود علامت ہوتے ہیں، اب سورج سے نور اترتا ہے تو وہ تمام صفات نور میں جو زندگی بخش ہیں وہ ساری کی ساری کلیۃً سورج میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ذرا کسی میں عقل ہو تو وہ اس حیواناتی دور پر نظر ڈال کر دیکھے کہ جب سے زندگی کا آغاز ہوا ہے زندگی کی تمام تر ضرورتیں سورج کے نور سے لی گئی ہیں۔ اس نور کو نکال لو تو مکمل اندھیرا چھا جائے گا زندگی کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ پس یہ نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترنا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس کی ظاہری مثال سورج کا نور ہے۔ اب جاہل جس کو علم ہی کچھ نہیں اس کو سمجھ ہی نہیں آسکتی کہ یہ ایک قانون قدرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ اتفاقاً نہیں ہو رہا۔ مگر جو نشان خدا کے پیارے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ تو تازہ بہ تازہ، نَو بہ نَو دکھائی دیتے ہیں۔

اب اہل علم ہونا اور ماضی میں ڈوب کر Biotic Units کا روشنی سے زندگی پانا یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا۔ مگر یہ مضمون تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے جن لوگوں پر نور اترتا ہے وہ اپنے ساتھ نشان رکھتا ہے۔ اور وہ نشان ایسے نہیں ہیں جو صرف دل میں محسوس ہوں۔ وہ دیکھنے والا بھی دیکھتا ہے اور دیکھ سکتا ہے اور خدا کے بندوں کی باتوں کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

اس حقیقت کو کوئی بدل کے دکھائے تو پھر اس کی باتوں پر غور ہو سکتا ہے کہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ وہ تازہ بہ تازہ، نَو بہ نَو، نور ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس بندے پر نازل ہوتا ہے اس کو یقین سے بھر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک آنے والے نے سوال شروع کئے جو اپنے آپ کو بڑا فلسفی سمجھتا تھا۔ اس نے کہا آپ نے سلوک کی جتنی منازل طے کی ہیں آخر ایک مقام پہ سمجھتے ہیں کہ میں پہنچ گیا ہوں تو ذرا بتائیں تو سہی کہ ان ساری منازل کے دوران آپ نے کیا کیا دیکھا، کیا کیا رنگ پائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر کلکتہ سے کوئی مسافر گاڑی پر بیٹھ کر پشاور پہنچے اور پشاور اتر جائے اس سے اگر کوئی پوچھے کہ سارے رستے میں آپ نے ہر لحہ بدلتے ہوئے مناظر کیا کیا دیکھے تو بتا سکے گا آپ کو؟ وہ مناظر اس وقت محسوس ہو رہے ہوتے ہیں لیکن بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تو فرمایا تم کیسی بظاہر عالمانہ باتیں کر رہے ہو اس بات میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے میں پہنچ گیا ہوں۔ تو اس پر اس نے اپنی طرف سے پکڑا کہ پہنچ گئے ہیں تو بتائیں کیا دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا دل اس قدر یقین سے بھر گیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس

GUARANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

یقین کو کمزور نہیں کر سکتی۔ اس کو آزما کے دیکھ لو۔ جب میں خدا کی طرف سے بات کہتا ہوں تو ناممکن ہے کہ وہ ٹل جائے۔ پس خدا کی طرف بلانے میں میرا دل کامل یقین سے بھر گیا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔

"اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے"

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا کا کوئی انسان ٹال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے"۔ ہر شخص جو نجات چاہتا ہے اس کو اس نور کی ضرورت ہے۔ اب اس میں قرآن کریم کے تمام احکامات کی طرف اشارہ ہو گیا ہے۔ جس حکم کو آپ توڑیں گے کسی نہ کسی دکھ کو دعوت دیں گے۔ جس حکم کے دائرے سے نکلیں گے ایک شجرہ خبیثہ کی طرف بڑھیں گے جس کا پھل کڑوا اور گمراہ کرنے والا ہے۔ پس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، "اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں"۔

بہت گہری اور عارفانہ اور دائمی حقیقت بیان فرما دی، "**جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں**"۔ شبہ کے نتیجے میں عذاب پیدا ہوتے ہیں یعنی خدا کی ہستی کے متعلق شبہ کرنے کے نتیجے میں۔ "**جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا**۔ خدا کا قول ہے "مَن کانَ فی ھٰذہ اَعمیٰ فَھُو فی الاٰخرۃِ اَعمیٰ"۔ پس یہاں جو خدا کو نہیں دیکھ سکے اُن کی عمریں گل گئیں، ضائع ہو گئیں، بڈھے ہو گئے لیکن خدا دکھائی نہ دیا ان کے لئے یہ ایک انذار ہے کہ جیسے تم یہاں اندھے تھے ویسے ہی وہاں اندھے اٹھائے جاؤ گے اور کوئی بھی حقیقت، جو خدا شناسی کی حقیقت ہے نہ تم نے یہاں پائی نہ وہاں پا سکو گے۔

پھر فرمایا، "اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا"۔ یہ ہے اصل خدا کو پانے کی نشانی، اگر سچی جستجو ہو گی تو اللہ تعالیٰ ضرور مل جاتا ہے مگر ملتا اس طرح ہے کہ وہ دلوں کو منور کرتا ہے اس کا نور اترتا ہے وہی آسمانی نور جس کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ دلوں پر اترتا ہے اور وہ ڈھونڈنے والوں کے دلوں کو منور کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اترتا ہے تو اس نور کو دیکھتے ہیں یعنی خدا کو دیکھتے ہیں کیونکہ ہر چیز اپنی صفات سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ اگر صفات نکال دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا، وجود مٹ جاتا ہے۔ پس اس حقیقت پر غور کریں کہ پھول بھی دکھائی اس لئے دیتا ہے کہ اس کے اندر صفت ہے کہ وہ روشنی کو منعکس کرے۔ جس رنگ میں منعکس کرنے کی صفت ہے وہ رنگ دکھائی دیتا ہے اس کے اندر ایک صفت ہے کہ اپنی بو کو باہر نکالے۔ اس کے اندر Curves ہیں خاص قسم کے، اس کی پتی کے کھلنے کے انداز ہیں۔ یہ ساری صفات ہیں ان صفات کو نکال دیں تو پھول کہاں رہے گا، کچھ بھی نہیں رہے گا۔

پس اس طرح خدا کو نہ دیکھنے والے دل کے اندھے ہیں۔ یعنی صفات الٰہی کا جن کو نور میسر نہ ہو ان کو اللہ نظر آ ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ اگر رفتہ رفتہ بھی اپنا نور اتارے تو دیکھنے والا رفتہ رفتہ اس کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔ کبھی ایک پہلو سے، کبھی دوسرے پہلو سے۔ فرمایا خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عظیم سے عظیم تر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ خدا کے بندے اور وہ جو شیطان کے بندے ہیں، جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے، ان کے اندر کوئی مشابہت نہیں۔ ان سے ایک جیسا سلوک نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ کو دیکھنے والے پھر دنیا کو بھی دکھائی دیں گے اور اپنی عظمت سے پہچانے جائیں گے۔ ان کے کردار میں، ان کی گفتگو میں، ان کی چال میں، ان کے پیغامات میں، ان کے بنی نوع انسان سے سلوک میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس عظمت سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ خدا کی عظمت ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے۔ جہاں بھی ان کے اندر کمزوری دکھائی دے گی اور ہزارہا ایسے سالکین ہیں جن کے سفر ابھی بہت سے باقی ہیں میں خود بھی اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں بے انتہا قدم آگے بڑھنے والے باقی ہیں اور جب بھی کوئی کمزوری صادر ہوتی ہے تو میں پہچان لیتا ہوں کہ اس جگہ کوئی نور کی کمی واقع ہوئی ہے یا میں نے کوئی پردہ حائل کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ وہ پردہ اٹھا دیتا ہے اور میں دیکھنے لگ جاتا ہوں اور ایک اور نور اترتا ہے۔ پس اپنے نفس کی سچی شناخت سے نور اترا کرتا ہے یہ ایک ایسا راز ہے جس کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ کیونکہ یہ راز ہے بھی نہیں، کھلی ہوئی حقیقت ہے اور راز بھی ہے کیونکہ دیکھنے کی آنکھ نہ ہو تو اس کھلی حقیقت کو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے اور جب دیکھے گا تو ایک روشنی پیدا ہو گی اور اللہ تعالیٰ وہاں وہ نور اتارے گا جس کی روشنی سے اس کی بدیاں ارد گرد سے ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی اور بھاگنی شروع ہو جائیں گی۔ تو لامتناہی سلسلہ ہے اس اقرار میں کہ ہمارے اندر ابھی بدیاں موجود ہیں ایک ذرہ بھی انسان کو باک نہیں ہونی چاہئے کیونکہ جہاں اس نے اس اقرار میں ایک باک محسوس کیا، ایک تردد محسوس کیا وہیں سے اس کے سفر کا رخ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں "عظمت انہیں دکھلاؤں گا"۔ اس کی نشانی کیا ہے کہ اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے۔ اب غور کر کے دیکھیں آپ کو اس کا جواب سمجھ نہیں آئے گا۔ ایک تو وہ نشانی جو میں نے دی ہے باہر سے لوگ دیکھتے ہیں اور قطعی علامت کیا ہے خدا کی عطا کردہ عظمت کی۔ "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی"۔ سبحان اللہ! کتنا عظیم کلام ہے۔ ان بدبخت اندھوں کے اوپر انسان رحم کرے یا ان کی حالت پر روئے۔ اسی ایک فقرے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل کی حالت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی"۔ یہ اتنا بڑا امتیاز ہے خدا کے بندوں اور غیروں کا کہ وہ عظمتوں کے پیچھے دوڑتے ہیں حرص اور لالچ کے ساتھ اور جتنی عظمتیں حاصل کرتے ہیں اور زیادہ عظمتوں کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نار جہنم ہے ھَل مِن مَّزِید کی آواز ان کے دلوں سے اٹھتی ہے۔ لیکن **جو خدا سے عظمت پاتے ہیں ان کے دل میں عظمتیں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں، عظمتیں دینے والا حیثیت رکھتا ہے**۔ اور عظمتیں دینے والے سے چمٹ جانے کو دل چاہتا ہے اور ایک ہی عظیم رہ جاتا ہے جو اللہ ہے اور باقی کوئی عظیم نہیں رہتا۔ یہ ایک ایسی نشانی ہے جو سچائی اور مکر و فریب کی عظمتوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق کر دیتی ہے، کسی پہلو سے ایک دوسرے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

"یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان عظیم الشان معارف کو اپنی طرف منسوب نہیں کر رہے۔ فرما رہے ہیں یہی باتیں ہیں جو میں نے اللہ تعالیٰ سے سنی ہیں۔ اس میں بھی ایک عجز ہے۔ بظاہر بڑائی ہے کہ میں اللہ سے سنتا ہوں مگر حقیقت میں عجز ہے کہ یہ باتیں سن کر اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عرفان کی عظمت دل میں پیدا ہوتی ہے اس کو یک قلم ایک طرف ہٹا دیا ہے۔ فرمایا، "یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اٹھی کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں"۔

اب یہ بھی کتنی عجیب بات ہے "حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں"۔ اگر حقیقت پر قدم ہے تو حقیقت تک پہنچ گئے۔ لیکن یہ خیال بھی جاہلانہ ہے۔ ایک بہت بڑا عارف باللہ ہے جو یہ کلام کر رہا ہے۔ ساری سائنس کی کہانی اس ایک فقرے میں بیان ہو گئی۔ جب سائنس دانوں نے حقیقت پر قدم مارے ہیں، جو حقیقت ان کے سامنے تھی، تو اس حقیقت نے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ جب اگلی حقیقتوں پر قدم رکھا ہے تو پھر ان سے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ اب یہ باتیں ایک بڑے سے بڑے عالم کو بھی سمجھ نہیں آ سکتیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ سمجھائے اور یہ جو تحریر میں آپ کے سامنے پڑھ کے سنا رہا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی تحریروں کی طرح اس میں بھی اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ایسے ثبوت ہیں جو کسی طرح ٹالے نہیں جا سکتے۔ اور جب ان پر غور کریں تو اگلا قدم لازماً دکھائی دینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ساری حقیقتوں کو قرآن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اور قرآن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دل پہ نازل ہوا۔ تو بظاہر یوں دکھائی دیتا ہے کہ اللہ اور جس سے وہ بول رہا ہے اس کے درمیان کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن ان حقیقتوں میں آنکھ کھولیں جو بیان ہو رہی ہیں تو پتہ چلے گا کہ آپ خود اقرار کرتے ہیں جو اپنا ایسا اقرار ہے کہ جس کے سچے ہونے میں ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ ابھی پہلے گزرا ہے میں قرآنی صداقتیں بیان کرتا ہوں، قرآنی تعلیمات تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اب قرآنی تعلیمات رکھتے ہیں تو اپنے دل سے تو کچھ بھی نہ ہو۔ قرآنی تعلیمات کس پر نازل ہوئی تھیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر۔ "فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے"۔ خیالی منصوبے سارے باطل جلیا کرتے ہیں۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ کے تعلق میں اس کو کل عالم میں پھیلانا اور اس کی باریک باریک ضرورتوں پر دھیان دینا، اس کو سچائی کے رستوں پر

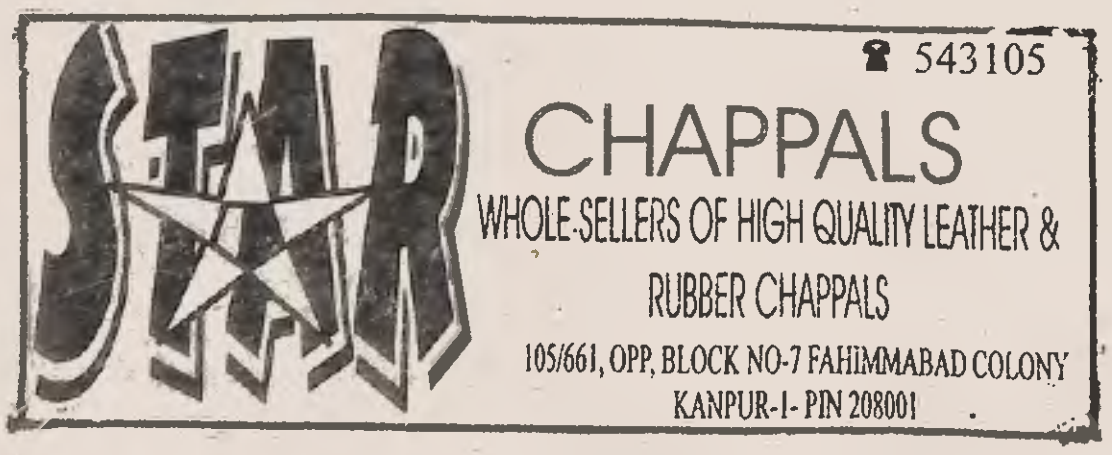

ڈالنا، ان بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا جو وہ ساتھ لے کے آئے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کو صراط مستقیم یعنی خدا تعالیٰ کی سڑک پر ڈال دینا یہ اتنے بڑے کام ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہارا نہ ہو تو انسان ان کے بوجھ سے پارہ پارہ ہو جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ ہے جو طاقت بخشتا ہے اور اپنے رستے بھی دکھاتا ہے۔

فرمایا فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ "ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا"۔ اب دیکھ لیں باقی کیا رہ گیا۔ "ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا، ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پُرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن بھیجا۔ تو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے پُر ہے، سو ہم بصیرت کی رو سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے در حقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسیاتی جذبات اور ظلمات سے ایسے باہر آجاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل آتا ہے"۔ اب نفسانی جذبات اور ظلمات کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور سانپ جب کینچلی سے باہر نکلتا ہے تو ایک نئی زندگی پاتا ہے لیکن پھر ایک اور کینچلی چڑھ جاتی ہے کیونکہ جس نفسانی سانپ سے نکلنے کی آپ تعلیم دے رہے ہیں اس کے اوپر پھر کینچلی نہیں چڑھا کرتی وہ نکلتا ہے تو ہمیشہ کے لئے نکل جاتا ہے اور اس میں سانپ والی صفات مر جاتی ہیں۔ پس مثالوں کا یہ مطلب نہیں کہ سو فیصدی ہر چیز پوری آئے، غور کرنا چاہئے کہ کن معنوں میں ہے۔ سانپوں کے گرد ایک کینچلی ہوتی ہے اس کینچلی نے ان کے زہروں کو، ان سب کو پرورش دی ہے ان کو باہر سے بچایا ہوا ہے کینچلی سے نکلتا ہے تو پھر دوبارہ تازہ ہوا میں باہر نکلتا ہے۔ اگر سانپ اپنی عادات میں مجبور نہ ہو تو ایک دفعہ نکلنے کے بعد دوبارہ اس کینچلی میں نہیں جائے گا لیکن اس کے نفس کی بدعات، گندگیاں پھر ایک کینچلی بناتی ہیں۔ تو مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کینچلی سے ایسا باہر آئے کہ پھر دوبارہ اس کا رُخ نہ کرے تب اللہ تعالیٰ ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے اور اسے ہر میل سے پاک فرماتا ہے۔

ایک اور بات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی رنگ میں بار بار فرماتے ہیں وہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ "ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے"۔ تقویٰ پہ اتنا زور ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہ ہر نان تقویٰ پر ٹوٹتی ہے۔ آغاز تقویٰ سے، بیچ کا سفر تقویٰ سے، انجام تقویٰ سے۔

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے ☆ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

پس آپ فرماتے ہیں کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اسکا اس نے مجھے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ اب جتنے شیطان لوگ ہیں وہ اپنے دل کو ٹٹول کے دیکھ لیں تقویٰ کا نام و نشان دکھائی نہیں دے گا۔ تقویٰ والا تو سچ بولتا ہے، تقویٰ والا تو پہلے بات کو تولتا ہے پھر بیان کرتا ہے، تقویٰ والے کے دل میں کسی کو نقصان پہنچانا، فساد پھیلانا یہ ایسے تصورات ہیں جو اس کے دل میں جھانکتے بھی نہیں۔ کیونکہ تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ جو دیکھ رہا ہو مالک کے سامنے کھڑا ہو اس کے دل میں کیسے فساد پیدا ہو سکتا ہے۔

"سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ"۔ کتنا پیار سے مخاطب فرمایا ہے "اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ تو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"۔ اب سب نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانا یہ ہے تقویٰ یعنی کسی بری چیز سے بچنا، ٹھوکر سے بچنا۔ دن کے وقت جب آپ چلتے ہیں تو سب ٹھوکریں دکھائی دے رہی ہوتی ہیں یہاں ٹھوکر ہے، وہاں ٹھوکر ہے اور آپ ان سے بچ کے چلتے ہیں۔ پس اگر ٹھوکریں دکھائی نہیں دیں گی تو کیسے اس سے بچ سکیں گے۔ تقویٰ یہ ہے کہ اپنے خطرے کے مقامات سے آگاہی نصیب ہو۔ ہر چیز سے جو انسان کے لئے خطرہ ہے اس کو جان لے کہ یہاں میرے لئے ٹھوکر کا سامان ہے اس سے بچ کر نکلے۔ فرمایا "سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ"۔

اب یہ کون سی مشکل بات ہے دیکھنے میں کتنا مشکل سفر تھا مگر انسان جو خدا کی طرف جانے کے سفر پر اپنے دل پر غور کرے تو اسے نظر آرہا ہوتا ہے کہ کہاں سے بچنا چاہئے تھا اور نہیں بچا۔ باہر سے بتانے کی بھی ضرورت نہیں، ہر شخص اپنے دل کا حال جانتا ہے۔ ہر فیصلے کے وقت جانتا ہے کہ یہاں میرے لئے بچنا ضروری تھا میں نہیں بچ سکا۔ "اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے "سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو"۔ اگر اپنے دل میں انکساری ہی نہیں ہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ انکساری کے نتیجے میں وہ نور نازل ہوتا ہے جس سے آپ رستہ دیکھ سکتے ہیں۔ پس باریک راہوں سے بچنا اور انکساری کے بغیر چلنا یہ ناممکن ہے۔ تکبر اور انانیہ دو چیزیں ہیں جو اندھیرے پیدا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایک متکبر کے لئے اس کے رستے دکھائے پھر وہ اپنے دل کی آگ سے آگے بڑھتا ہے اور اس کا تکبر اس کو ہمیشہ ایک ٹھوکر کے بعد دوسری ٹھوکر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر مقام پر انکساری کو لول رکھا ہے۔ تمام تحریرات کا مطالعہ کر کے دیکھیں ان میں کبھی آپ کو تضاد دکھائی نہیں دے گا کیونکہ آپ نے انکساری سے سفر کیا تھا۔ آپ سے بہتر کوئی اس راز کو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ انکساری کے بغیر سفر کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ آپ کی انکساری کی مثالیں جو تحریرات میں اور نظموں اور نثر میں ملتی ہیں بے شمار ہیں اور جاہل دشمن نے جہاں سب سے زیادہ نور تھا وہیں اس پہ حملہ کیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انکساری پر مذاق اڑایا ہے کہ جس کا اپنا اقرار ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں اس کے پیچھے چل رہے ہو۔ جو مانتا ہے کہ میری کوئی حیثیت ہی نہیں، میں تو ایک کیڑے کی طرح ہوں وہ اس اقرار کے بعد دنیا کی راہنمائی کیسے کر سکتا ہے۔ یہ ملاں اور ملانوں بد بختوں کی عقل ہے حالانکہ اس کے بغیر ہدایت کا سفر شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ ہدایت سے عاری ہیں۔ وہ دنیا کو ہدایت دے ہی نہیں سکتے کیونکہ تمام ملانوں میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے اور تمام دہریوں میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو پہچاننا ہو کہ یہ شیطان ہے اس کے اندر انا کو ڈھونڈو۔ قرآن کریم نے دو باتیں بیان فرمائی ہیں کہ کیا تو نے تکبر کی رو اختیار کی اے شیطان یا اپنے آپ کو بڑا سمجھا، اونچا سمجھا۔ یہ دو باتیں ہیں جو شیطان کا تعارف کروانے کے لئے بنیادی باتیں ہیں۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو متکبر بنائے اور سمجھے کہ میں نے ہر چیز اپنی کوشش سے پالی ہے اور میں بہت بڑا ہو گیا ہوں وہاں سے شیطانیت کا پہلا قدم اٹھتا ہے اور آخری قدم بھی پھر یہی ہے۔ اور دوسرا اعلیٰ کا دعویٰ کرے میں بہت بلند ہوں، مجھے کیا ضرورت ہے خدایا خدا والوں کی میں تو اپنی ذات میں ہی بہت بلند ہوں۔ ایسے شخص کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کوئی بھی سفر ہدایت کی طرف نہیں کر سکتا، نہ ہدایت دے سکتا ہے۔ چنانچہ جتنے مولوی آپ کو دکھائی دیں گے ملانے، مُلّے جنہوں نے فساد برپا کر رکھا ہے ان کے اندر لازماً یہ دو باتیں پائی جائیں گی۔ تکبر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھنا اور ہر چیز اس کے مقابل پر حقیر دکھائی دے گی۔

فرمایا، "سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو"۔ اب صرف تکبر سے پاک کرنا نہیں ہے بلکہ دلوں میں صفائی پیدا کرو۔ بظاہر تکبر اور اعلیٰ کے دور ہونے سے ایک صفائی ہو جاتی ہے مگر اور بھی بہت سے محرکات ہیں جن کے نتیجے میں گند پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔ پہلے بڑی چیز کو نکالو جو گند کا منبع ہے اس کو تو دور کرو جیسے گھروں میں صفائیاں ہوتی ہیں پہلے بڑی بڑی خرابیوں کو دور کیا جاتا ہے، اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ اب اس میں کچھ اور کام ہو سکتا ہے پھر باریک صفائی ہوتی ہے اور جنہوں نے نئے گھر بنائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس میں کتنی محنت لگتی ہے۔ پہلی صفائی بہت بڑی بڑی صفائی ہونے والی دکھائی دیتی ہے، سمجھتے ہیں کہ اب کام ختم ہو گیا اور جب کام ختم ہوا تو کام شروع ہوتا ہے۔ مجھے بھی ایک دعوت دینے والے نے جنہوں نے نیا گھر بنایا تھا دعوت دی اور کہا کہ بس آپ دیکھ لیں اب یہ موٹی موٹی باتیں ہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گی تو پھر ہم آپ کو بلائیں گے۔ موٹی باتیں ٹھیک ٹھاک ہوئے ہوئے چھ مہینے سے زیادہ گزر گئے۔ میں نے کہا بلاتے کیوں نہیں اب۔ انہوں نے کہا جو باریک صفائی ہے اس میں بڑا وقت لگ رہا ہے، ایک چیز صاف کرتے ہیں دوسری نظر آجاتی ہے اور باہر سے اوروں کو بھی ہم بلاتے ہیں ساتھ مدد کرنے کے لئے لیکن صفائی نہیں ہو چکتی۔ یہ بالکل سچی بات ہے یہی نفس کا حال ہے، یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ صفائی کے بعد پھر جو قدم بھی اٹھاؤ گے، جس کو بھی بلاؤ گے پیار سے بلاؤ، محبت سے، خلوص کے ساتھ بلاؤ دکھانے کی خاطر نہیں۔ پس جب اپنے گھروں میں دعوت دو ان چیزوں پر عمل درآمد کے بعد، یہاں دل کے گھروں کی بات ہو رہی ہے فرمایا پھر اخلاص دیکھنا تمہارے اخلاص کے نتیجے میں کوئی آئے گا۔ اخلاص میں کمی ہو گی تو کوئی نہیں آئے گا۔

اب ہم نے دیکھا ہے کہ بندوں کو، انسانوں کو اخلاص کا پورا علم نہیں ہوتا اس لئے ایسے گھروں میں وہ چلے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کو علم ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اپنی دانست میں ساری صفائیاں کر کے گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اسوجہ سے کہ دنیا کو میرا تعلق دکھائیں۔ اب یہ بھی دھوکہ ایک باقی رہتا تھا۔ فرمایا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے جھانک کے بھی نہیں دیکھنا اگر تمہارے اخلاص میں کمی آگئی۔ چنانچہ قرآن کریم نے مخلصاً لہ الدین کے مضمون کو بار بار کھولا ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جب تک دین کو اللہ کے لئے خالص نہیں کرو گے وہ نہیں آئے گا جب خالص کر لو گے تو وہ گھر تمہارا گھر کہاں رہا وہ تو اللہ کا گھر بن گیا اور اپنے گھر میں خدا نہ آئے یہ کیسے ہو

سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات ہاتھ پکڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں سے سفر شروع کراتی ہیں اور آگے بڑھتے بڑھتے وہاں پہنچ جاتی ہیں جہاں انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ آسان رستے، حقیقت پر مبنی رستے، عقل کو روشن کرنے والے رستے، ہلکے قدموں کے ساتھ بڑی بڑی بلندیاں طے کرنے کے رنز۔ یہ باتیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے عیاں ہیں۔ 'اخلاص پیدا کرو' کے بعد پھر دوبارہ زور دیا ہے، "سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ"۔ یہ فرضی باتیں نہ سمجھو سچ مچ تمہیں بننا پڑے گا "کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے"۔ اگر ان باتوں پہ عمل نہیں کرو گے تو ایسے بیج دبے ہوئے کہیں پڑے ہونگے وہ پھوٹ سکتے ہیں۔ تو ایسی صفائی کرو کہ ایسے بیج جن سے غلط کونپلیں پھوٹ سکتی ہیں ان کا صفایا کر دو تو دوسری صفائی ظاہری صفائی نہیں بلکہ اندرونی صفائی ہے۔ اب یہ بھی دیکھا گیا ہے ایسی حقیقت ہے جو دنیا میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ایک عمارت جماعت نے خریدی تھی گلاسگو میں۔ میں بھی موقع پر گیا تھا، جب ساری صفائی ہو گئی اور لگا کہ اب چمک اٹھی ہے تو پھر اندر سے وہ Dry-Rot کی کھائی ہوئی چیزیں دکھائی دینے لگ گئیں۔ اوپر کی صفائی میں ان تمام شرائط کو پورا کر دیا گیا تھا جو عمارت کے نقائص تھے ان کو دور کر دیا گیا جو باریک صفائی کے تقاضے تھے ان کو پورا کر دیا گیا۔ جب عین سب کچھ مکمل ہو گیا تو میں نے جا کے دیکھا اول تو تھوڑا سا میرا رستہ ایک جگہ سے روک رہے تھے دوسری چیزیں دکھا رہے تھے لیکن آخر دکھانا تھا۔ میں نے جو اوپر جا کر دیکھا میں نے کہا ہیں!! انا للہ یہ کیا چیز ہے؟ کہ یہ کچھ خرابی، تختہ ہل رہا ہے اور یہ ہے وہ ہے حالانکہ وہ خرابی ایسی تھی جو ساری عمارت کو کھانے والی تھی اور جب تحقیق ہوئی تو پتہ چلا اندر کی صفائی نہیں ہوئی جو اندر گہری صفائی ہوتی ہے وہ زہریلے بیج ابھی پڑے ہوئے تھے۔ جب کمپنی والوں کو بلا کر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ Dry-Rot تو لوہے کو بھی کھا جائے گی، کچھ باقی نہیں چھوڑے گی اس عمارت کا۔ جب تک تلاش کر کر کے اس کے ہر ذرے کی بیخ کنی نہ کی جائے جس کے لئے اب دنیا میں ایسی دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے Dry-Rot کو مارا جا سکتا ہے، پہلے نہیں تھیں۔ چنانچہ بہت بھاری قیمت پر ان دواؤں کا استعمال کیا گیا۔ ہمارے خدام نے بڑی وہاں اخلاص سے خدمت کی ہے اللہ انہیں جزاء دے۔ بڑی دور دور سے گئے ہیں وہاں۔ لندن سے بھی وہاں گئے، ہارٹلے پول وغیرہ سے بھی گئے۔ بریڈفورڈ سے بھی گئے اور ان سب نے مل کر ان تھوڑے خدام کی مدد کی جو گلاسگو کے رہنے والے تھے اور وہ چیز جس کے لئے وہ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ طلب کر رہے تھے وہ بیس ہزار پاؤنڈ میں ساری پوری کر دی۔ یہ اخلاص والے بندے ہیں، اپنی تکلیف نہیں دیکھتے، اپنا دکھ نہیں دیکھتے، حکم کی تعمیل کرتے ہیں، سمجھتے ہیں کہ جس نے حکم دیا ہے ہمارا خیر خواہ ہے اور پھر اس کے ایسے پاک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اب چونکہ وقت ہو گیا ہے باقی نشان ڈال لیں جہاں تک ہے۔ یہ پہلا بنڈل ہی ختم نہیں ہونا کیونکہ اس میں اور اور باتیں آتی جاتی ہیں۔ چلتا جائے جتنا دیر مرضی۔ ☆.....☆

کیا کوئی غیبی طاقت امریکی خلائی جہازوں کا راستہ روک رہی ہے

امریکہ میں سائنس دان پراسرار کیفیت پر حیران ہیں کہ خلائی جہازوں کی رفتار مدھم ہو رہی ہے اور وہ راستہ سے بھٹک رہے ہیں۔ پیسڈنا کیلیفورنیا کی لیبارٹری کے خلاباز جان اینڈرسن کی زیر قیادت ۶ ممبری ٹیم کا خیال ہے کہ نا معلوم قوت کا فزکس کے مسلمہ اصولوں سے کوئی سروکار نہیں ہے اینڈرسن نے حال ہی میں پریس کو بتایا کہ انہوں نے سب سے پہلے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں خلائی جہازوں کی رفتار میں خامیاں دیکھیں جب وہ امریکی خلائی جہازوں پارٹیز ۱۰ اور پارٹیز ۱۱ کے راستہ کا مطالعہ کر رہے تھے یہ خلائی جہاز برہسپتی اور شنی گرہوں کی کھوج کیلئے ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۱ء میں چھوڑے گئے تھے دونوں جہازوں کی قوت کی شدت ایک جیسی تھی۔ اس کے بعد دو مزید خلائی جہاز چھوڑے گئے۔ اینڈرسن اور ان کی ٹیم نے دیکھا کہ راستہ سے انہوں نے انحراف ابھی تھوڑا ہی کیا ہے لیکن یہ محسوس کیا گیا کہ اگر یہ دستور کار سے ۵۰۰ کلو میٹر فی گھنٹہ سے چل رہی ہو کو کم کیا جائے تو اُسے رُکنے میں ۵۰۰ سال لگ جائیں گے۔ سائنسدانوں نے محسوس کیا ہے کہ خلائی جہازوں کے راستہ سے بھٹکنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی کیا کسی پراسرار قوت سے ایسا ہو رہا ہے جسے سورج کی کشش ثقل سے وابستہ نہیں کیا جا سکتا اور کوئی نامعلوم کیفیت اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ کی قلمی تصویر

دہلی کے ممتاز صحافی، منفرد اسلوب تحریر کے حامل ادیب، کثیر تصانیف کے مصنف اور درگاہ حضرت نظام الدین اولیاء کے مشہور گدی نشین خواجہ حسن نظامی (۱۸۷۸ء-۱۹۵۵ء) نے اپنے اخبار "منادی" میں ہر ہفتہ بعض لیڈروں کی قلمی تصویر کا سلسلہ شروع کیا جو بہت مقبول ہوا۔ اس ضمن میں آپ نے ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں "چوہدری ظفر اللہ خان" کے زیر عنوان لکھا:

"دراز قد، مضبوط اور بھاری جسم، عمر چالیس سے زیادہ، گندمی رنگ، چوڑا چکلا چہرہ، فراخ چشم، فراخ عقل اور فراخ عمل، قوم مسلمان، عقیدہ قادیانی چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔

سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم، وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز ان کی قابلیت کے مداح ہیں اور ہندو لیڈر بھی بادل نخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے اور بڑا ہی کارگر حریف ہے۔ گول میز کانفرنس میں ہر ہندو اور ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بے کار بات زبان سے نہیں نکالتا اور نئے زمانہ کے پالٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چوہدری ظفر اللہ ہے۔ میاں سر فضل حسین قادیانی نہیں ہیں مگر وہ اس قادیانی کو اپنا سیاسی فرزند اور سپوت بیٹا تصور کرتے ہیں۔ ظفر اللہ ہر انسانی عیب سے پاک اور بے لوث ہے"۔

پلاسٹک کی آلودگی

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۴ر اپریل ۹۸ء میں شائع ہونے والے ماحول کی آلودگی سے متعلق ایک مضمون میں مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو کبھی بھی ضائع نہیں ہوتی اور اس میں سے ایسی زہریلی گیسیں خارج ہوتی رہتی ہیں جو مسلسل فضا میں شامل ہوتی رہتی ہیں اور ان سے متاثر ہونے والا انسان کینسر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ دراصل پلاسٹک کی تیاری میں بے شمار کیمیائی مادے استعمال ہوتے ہیں جن میں سے اکثر زہریلے ہوتے ہیں اور وہ پلاسٹک سے بنی ہوئی اشیاء میں اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں اور اُن چیزوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو ان اشیاء میں رکھی جائیں خصوصاً اچار اور چٹنی وغیرہ میں۔ اسی طرح پلاسٹک کی بالٹیوں یا ٹینکیوں میں سٹور کیا جانے والا پانی بھی آلودہ ہو سکتا ہے۔

پلاسٹک کی اشیاء کبھی بھی قدرتی عمل سے ضائع نہیں ہوتیں بلکہ اگر ان کو جلایا جائے تو خطرناک زہریلے مادے خارج ہوتے ہیں جن سے کینسر ہو سکتا ہے اور انسانی جسم میں جینیاتی تبدیلیاں بھی واقع ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے ٹیومر بن جاتے ہیں۔ ایسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جن میں پلاسٹک کی اشیاء صرف ۲ء۰ فیصد بھی ہوں ان کو اگر جلایا جائے تو سینہ کا درد، کینسر اور الرجی ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس کا علاج صرف یہی رہ گیا ہے کہ ردّی پلاسٹک Recycle کیا جائے اگرچہ یہ پلاسٹک بہت اچھا اور مضبوط نہیں ہوگا۔ بہر حال ان تمام خطرات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ پلاسٹک کے تھیلوں کی جگہ کاغذ یا کپڑے کے تھیلے استعمال کریں اور پلاسٹک کی بوتلوں میں بند اشیاء خورونوش کی بجائے شیشے کی بوتلوں میں بند اشیاء خریدیں۔

مقدس کفن پر نئے تجربات

ٹورن کا کفن اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کو سولی سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ امریکہ کے سائنسدانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس کپڑے سے DNA کو علیحدہ کر لیا ہے۔ اس بارے میں لندن کے اخبار "ڈیلی میل" میں ۳۰ر مارچ ۹۸ء کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ کا اردو ترجمہ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶ر اپریل میں شائع ہوا ہے۔

سائنسدانوں کے دعویٰ کے مطابق کفن کے بعض نمونوں پر ایک مرد کا خون پایا گیا ہے اور اگر چرچ مزید نمونے دے دے تو کئی اہم سوالات کا جواب مل سکتا ہے اور کفن کی عمر کے علاوہ آدمی کی نسل کا بھی علم ہو سکتا ہے۔ لیکن چرچ کی طرف سے کفن کے متولی نے کہا ہے کہ اس قسم کے تجربات کرنا کفن کی بے حرمتی کے مترادف ہے اور انہوں نے پہلے دیئے جانے والے نمونوں کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

یونیورسٹی آف ٹیکساس میں مائیکروبیالوجی کے پروفیسر سٹیفن کا کہنا ہے کہ چرچ اس سلسلہ میں مزید تجربات سے اس لئے گریز کر رہا ہے کیونکہ انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ایسے تجربات کے جو نتائج برآمد ہوں گے ان سے کس طرح عہدہ برآ ہوا جا سکے گا۔

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 27-2185, 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 26-2096, 26-4696, 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

پردہ

چودھری خورشید احمد صاحب پر بھاکر
درویش ہندی۔ قادیان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت صحیحہ پر پیدا کیا ہے۔ اس تخلیق میں تمام وہ قوائے ضروریہ ودیعت کئے گئے ہیں۔ جو پاکیزہ معاشرہ کیلئے عطا کئے جانے لازمی تھے چنانچہ مرد اور عورت کی فطرت میں حیا ایک بہت بڑا قدرتی جوہر پیدا کیا گیا ہے۔ حیا، عفت اور پاکیزگی عورت کا زیور ہے۔ معاشرہ میں عورت ہمیشہ ہی اس جوہر عدیم المثال کے باعث قابلِ عظمت و تکریم و عزت رہی ہے۔ اور تا قیامت احترام کی نظروں سے دیکھی جاتی رہے گی۔

اسلامی پردہ

اسلام نے صالح معاشرہ کی تعمیر و تکمیل کی تشکیل کے پیش نظر مرد اور عورت دونوں کو غضِ بصر سے کام لینے کی ہدایت دی ہے اور دونوں کو اپنے سوراخوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔ عورت کو یہ بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنی اوڑھنیوں کو سر سے کھینچ کر اپنا سینہ بھی ڈھانپ لیا کریں۔

(سورہ نور آیت نمبر ۳۱۔۳۲)

کیونکہ عورت کے جسم میں بعض اعضاء ایسے ہوتے ہیں جو جاذب نظر ہونے کے باعث نفسِ امارہ کو انگیخت کر سکتے ہیں اسلامی ہدایات فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہیں اور معاشرے میں پاکیزہ اور پرامن زندگی گذارنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

جوہری قوت

آنکھوں میں قوت مسمریزم کی طرح ایک زبردست جوہری (ایٹمی) قوت پائی جاتی ہے۔ اس جوہری قوت کا برقی رو کی طرح قلبی خیالات، جذبات اور رجحانات سے براہ راست رابطہ و اتصال ہوا کرتا ہے۔ روحانیات میں آنکھ کا غلط استعمال بدی کا محرک مانا جاتا ہے، جس کے ذریعہ جوہری قوت، جذبات نفسانیہ و شہوانیہ کو بحد کمال بھڑکاتی ہے۔ اس لئے آنکھ اور شکل کے درمیان حجاب کا ہونا عقل تسلیم کرتی ہے۔ ماہرین علم نفسیات بھی بالآخر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ اسلام نے اس حجاب کا نام غضِ بصر رکھا ہے۔

فلاسفہ و نظریات کا غلبہ

بیسویں صدی میں مختلف افکار، نظریات اور فلسفہ جات کا سیلاب اُمڈ آیا۔ ان نظریات کا اثر ساری فضا میں پھیلا۔ یہ نظریات عقلی استدلال سے انسان اور کائنات کی ایسی تشریح کرتے ہیں کہ جس میں توحید رسالت اور مذہب کیلئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

ان نظریات و افکار میں فرائڈ FREUD کا نظریہ لاشعور سرفہرست ہے۔ جو ابلتی ہوئی (نفسانی) خواہشات کی ایک دیگ ہے لاشعور کے اندر نہ کوئی نظم ہے نہ ہی سوچا سمجھا ارادہ صرف لذت کی خاطر جنسی خواہشات کی تکمیل کا جذبہ ہے۔ منطق کے قوانین، بلکہ اضداد وغیرہ کے کوئی اصول بھی لاشعور کے عمل پر حاوی نہیں ہوتے۔" (فرائڈ)

شریمد بھگوت گیتا نے لاشعور نفس امارہ چنچل من پر قابو پانا ایسا ہی ناممکن قرار دیا ہے جیسا کہ ہوا کا جال میں بند کرنا۔

(گیتا ادھیائے ۱۴ شلوک ۷۔۸۔۱۲۔۱۳۔۱۸)

"لاشعور اپنی طوفانی تمنائیں شعور کے ذریعہ غیر متناہی حد تک پوری کرنا چاہتا ہے۔ جیسے مرد و عورت کی جنسی خواہشات۔ مگر بعض بیرونی دباؤ جیسے سماج اور مذہب، تکمیل خواہشات میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لاشعوری (نفس امارہ) کی خواہشات کی طاقت فرد کو بیچینی، بے قراری، دماغی توازن میں بگاڑ، پریشانی، ہسٹیریا اور دماغی امراض میں مبتلا کر دیتی ہے (فرائڈ) فرائڈ کے خیال میں سماج نے لاشعور نفس امارہ کی خواہشات کو تکمیل سے روکنے کیلئے مذہب، اخلاق فلسفہ، علم و ہنر وغیرہ ڈھکوسلے بنا رکھے ہیں۔

ایسے نظریات وافکار کا سب سے پہلے نمایاں اثر یورپ پر پڑا۔ چونکہ وہاں مذہب اور اس کے احکامات پردہ وغیرہ کا تصور وہمی سا وجود بن کر رہ گیا ہے۔ لہذا یورپ میں خصوصاً اور پوری دنیا میں عموماً سماجی اور مذہبی ہدایات کے خلاف ان نظریات نے غلبہ پالیا ہے۔ یورپ لاعلاج حد تک ان کا شکار ہو چکا ہے۔

چنانچہ (۱) ننگا ناچ (۲) جوا، شراب، گانجا، افیون، ہیروئن عام ہیں۔ (۳) جنسی خواہشات کی تکمیل، بغیر شادی اور بنا اہلی زندگی کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے مرد عورت کا جنسی خواہشات کی تکمیل کیلئے ملاپ، ہیجڑا، بوڑھے معمر مردوں کا نوخیز لڑکوں سے گرجوں میں شادیوں کا ہونا وغیرہ یہ خلاف فطرت امور، انسانی ضروریات قرار دی گئی ہیں، اور بجائے نفس امارہ کی شناعت و مذمت کے ضرورت اور نیکی میں بدل دی گئی ہے۔ موجودہ دور میں ایسے کاموں کیلئے دولت خرچ کرنا، معاشرے کے ایسے افراد کا ضروری حق سمجھا جارہا ہے، جو ان امراض شنیعہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہ مرض بڑھتا ہی جارہا ہے حکومتیں بے بس ہیں۔ بلکہ ان کیلئے فنڈز مہیا کرتی ہیں۔ خفیہ انجمنیں اور ادارے سیاسی مصلحت و ضرورت کے نام پر بے انداز دولت خرچ کر رہے ہیں۔

اگر مذہبی ہدایات پر جس میں پردہ سرفہرست ہے، عمل کیا جاتا تو ان افکار و نظریات سے بہت حد تک محفوظ رہا جاسکتا تھا۔ ان تباہ کن تخریب کار نظریات کے سدباب کیلئے پہلے زمانوں سے بڑھ کر پردہ کی آج زیادہ ضرورت ہے۔

پردہ اور ہندومت

دنیا بھر کے تمام مذاہب صالح معاشرہ، اور پرامن سماج کے قیام کے حامی رہے ہیں۔ سب نے سماجی شانتی کے مدنظر مرد و عورت کو پردہ کی ہدایات دی ہیں۔

بھارت میں ہندو مذہب کو قدیم مذاہب میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے ہندوؤں میں قدیم زمانہ سے لیکر دورِ حاضرہ تک عملاً پردہ کا رواج پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہندو تہذیب و تمدن پر بحث کرتے ہوئے چوٹی کے ہندو مصنفین نے لکھا ہے کہ :۔

زمانہ مہا بھارت اور رامائن میں عورتوں میں "پردہ پر تھا" کا اشارہ ملتا ہے دریودھن کی عورتوں کو سوریہ پشیا کہا گیا ہے یعنی راجہ دریودھن کے محل سرائے کی رانیوں کو بوجہ پردہ سورج کی آنکھ 'کرن بھی نہیں دیکھ سکتی۔ رامائن میں کہا گیا ہے کہ سیتا کو امتحان نار کے لئے سب کے سامنے کرنے کا حکم رام نے لکشمن سے یہ کہہ کر دیا تھا کہ مصیبت، بیگیہ اور شادی کے وقت عورت کا دیکھنا قابل اعتراض نہیں لیکن اس وقت رسم پردہ زمانہ وسطیٰ جیسی سخت نہ تھی۔ سوئمبر (رسم ورپسندی منگنی) میں عورتیں سب کے سامنے آتی تھیں"۔

بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا، صفحہ ۶۵ مصفاں۔ رامدھن شرماشاستری، ایم اے سنسکرت وہندی ساہیہ آچاریہ۔ سرن داس ایم اے دلی مطبوعہ ۱۹۵۲ء ایڈیشن دوئم)

راجہ دریودھن کے مدنظر یہ کہا جاسکتا ہے کہ سماجی پردہ کی تاریخ میں اتنے سخت پردہ کا دور نہیں آیا ہوگا کہ عورتوں کو سورج کی روشنی سے بھی پردہ کرنا پڑا ہو۔

شری کرشن جی اور پردہ

شری کرشن جی کے زمانہ میں پردہ کا رواج تھا۔ لکھا ہے۔۔۔۔ اس وقت رکمنی سہیلیوں کے جھنڈ میں جارہی تھی۔ اسی وقت۔۔۔۔ کرشن چندر ۔۔۔۔ اکیلے وہاں رتھ پر بیٹھے آپہنچے۔۔۔۔۔ رکمنی نے گھونگھٹ اُٹھاکر مسکراتے ہوئے رتھ کی طرف دیکھا۔۔۔۔ راجکماری نے لجاتی ہوئی ہاتھ بڑھا موہن پیارے سے ملنا چاہا۔ ویسے ہی شیام سندر نے بائیں ہاتھ سے رکمنی جی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے رتھ پر بٹھالیا۔

(بھاگوت صفحہ ۴۷۹۔ مطبوعہ ۱۹۳۲ء بارھویں بار۔ مطبع نول کشور۔ لکھنؤ)

چونکہ اس وقت تمام عورتوں نے پردہ کے مدنظر گھونگھٹ نکالے ہوئے تھے۔ لہذا رکمنی جی نے اپنی پہچان کرانے کی غرض سے گھونگھٹ سے چہرہ باہر نکالا۔ یہ پردہ اسلام کی ہدایات کے عین مطابق ہے۔

"دیکھنا ننگی (بے پردہ) استری کا منع ہے۔ ایسا دھرم شاستر میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ پرائی استری کو ننگا دیکھ کر جب تک تین مرتبہ کڑوے تیل سے آنکھ نہ دھوے تب تک گناہ اس کا نہیں مٹتا۔ اس لئے کرشن جی نے کو برا کو ننگی (بے پردہ) دیکھنا مناسب نہ جان کر سر اپنا نیچے کر کے آنکھیں بند کر لیں"۔

(بھاگوت صفحہ ۵۲۴۔ اسکندھ ۱۰ ادھیائے ۶۰)

☆۔ "دریودھن نے زور دیا کہ دروپدی کو کھینچ کر لوگوں کے سامنے لایا جائے۔۔۔ اس نے اپنے سیوک کو حکم دیا کہ وہ فوراً "دروپدی کو سب کے سامنے لائے" مہابھارت۔

بحوالہ ہند سماچار جالندھر جلد ۴۱ شمارہ ۱۰۲۔ ۱۳ر اگست ۱۹۸۴ء صفحہ ۱)

اس زمانہ میں پردہ کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ شاہی محلات کی بیگمات کو سورج کی کرن بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ایسے ماحول میں دریودھن کا دروپدی کو بے پردہ کرنے کا حکم پانڈووں کی غیرت کو انگخت کرنے کے چیلنج کے مترادف تھا۔ جنگ مہابھارت کی وجوہات میں سے ایک وجہ رانی دروپدی کو بے پردہ' ننگے منہ برسر عام کرنے کی بھی تھی۔

راجواڑے :۔ بھارتیہ تہذیب و تمدن کے محافظ ہندو راجواڑے اور مہاراجگان تسلیم کئے گئے ہیں آج تک تمام راجواڑوں میں کم و بیش سبھی میں پردہ کا رواج چلا آرہا ہے۔ بیکانیر۔ راجستھان۔ جے پور۔ جودھپور۔ وغیرہ راجواڑوں کی حدود میں آج بھی ہندو دیویاں پردہ کرتی ہیں۔

بھارت کے پیشتر علاقوں میں ہندو مستورات پردہ کی پابند ہیں۔

کل یگ :۔ پاپوں بھرے کلجگ کی علامات میں ایک علامت یہ بیان ہوئی ہے کہ اس بیدینی کے دور میں عورتیں ننگے منہ بغیر پردہ کے پھرا کریں گی۔ گویا کل یگ سے پہلے تینوں زمانوں میں پردہ کا رواج تھا۔ ایک سناتنی لیڈر مشہور جیوتشی نے بڑے غیض و غضب کے لہجہ میں لکھا ہے کہ "کل یگ کے آخیر وقت کی بھی یہ سب باتیں درست ہیں۔ پندرہ سولہ سال کی عمر کی بھی رنڈیوں کی طرح کھلے

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

منہ بازاروں میں پھرنے لگی ہیں"۔

(رسالہ چیتاونی صفحہ ۶۸ مطبوعہ ۱۹۴۲ء مولفہ پرم ہنس پنڈت راج نارائن شاستری۔ گڑگانواں پنجاب)

پردے کے فوائد

پردہ صرف مسلمان کیلئے ہی لازمی نہیں بلکہ دنیا کے تمام لوگوں کیلئے ضروری ہے۔ جو مختلف طبائع اور خیالات کے مالک ہو سکتے ہیں چونکے معاشرہ میں سبھی نے مل جل کر رہنا ہے لہٰذا سماج میں شانتی کے قیام کیلئے پردہ کی ضرورت بدستور قائم چلی آرہی ہے۔

(☆) تزکیہ نفس کیلئے پردہ ممد و معاون ہے۔

(☆) نفس امارّہ اور لاشعور کی بے راہ روی کی روک تھام کیلئے پردہ کی ضرورت پہلے زمانوں کی نسبت دورِ حاضرہ میں زیادہ ہے۔

(☆) تقوی کی باریک راہیں اختیار کرنے کیلئے پردہ راہنمائی کا کام کرتا ہے۔،

(☆)۔ تشہیر حسن کی روک تھام کیلئے پردہ بنیادی اینٹ ہے۔

(☆) بدیوں سے محفوظ رہنے اور ان کی روک تھام کے پیش نظر پردہ ایک محسن نگران ہے۔

اسلامی معاشرہ میں ہر عورت گھر کے کام کاج کرنے کے علاوہ بوقت ضرورت دیگر کاروبار کر سکتی ہے فوجی ملکی، قومی اور سماجی بہبود و فلاح کے کام سرانجام دے سکتی ہے۔ اسلامی پردہ کسی قسم کی قید نہیں۔

پردہ نہ کرنے کے نقصانات

جو لوگ پردے کا خیال نہیں کرتے۔ خاص کر مغربی معاشرے کے لوگ۔ وہ مشرقی و ایشیائی لوگوں کی نسبت اخلاقی کمزوریوں اور بدیوں میں زیادہ ملوث ہیں۔ بے پردگی کے لازمی اثرات ہیں:۔

(۱) بے غیرتی (۲) بے حیائی (۳) زنا شوئی اور اس کے لوازمات (۴) وارداتِ اغوا۔ (۵) فواحش کی تشہیر (۶) اولاد پر بداثرات (۷) اور معاشرہ میں بےچینی پریشانی عدم سکون جیسا کہ پہلے تفصیلاً بتلایا جا چکا ہے کہ مغربی افکار و نظریات کو یورپ نے گلے کا ہار بنایا۔ ان حیاسوز افکار کو اپنانے کا یہ نتیجہ نکلا کہ یورپ کا پورا معاشرہ بے چینی اور بدیوں کے بھنور میں پھنس کر بے بس ہو چکا ہے۔ نجات کے دروازے اپنے اوپر بند کر چکا ہے۔

دنیا کے ممالک میں سے امریکہ سرفہرست دولت مند ملک ہے اس ملک کا صدر دنیاوی نظروں میں سب سے بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن وہ بھی بے پردہ معاشرے کی برائیوں سے بچ نہ سکا۔ پیر ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کی شب دنیا کے کروڑوں لوگوں نے صدر امریکہ کا وہ بیان ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر سنا اور دیکھا جو انہوں نے اپنی معشوقہ کے معاشقہ کے سلسلہ میں امریکی عدالت میں دیا تھا۔ بی بی سی لندن کے مطابق صدر کلنٹن عدالت کے سامنے عرق انفعال میں شرابور نظر آئے۔ کبھی پانی پیتے کبھی غصہ میں آتے کبھی ٹھنڈے پڑ جاتے کبھی ندامت میں ڈوب کر خاموش ہو جاتے رہے۔ دنیا کی چھ ارب آبادی میں سے ایک آواز بھی اس بڑے انسان کے حق میں بطور تحسین مثبت رنگ میں بلند نہیں ہوئی۔ اس جہت سے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اگر صدر کلنٹن کی آنکھ اور شکل محبوبہ کے مابین حجاب ہوتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچ سکتی۔

پس اسلام نے پاکیزہ و پرامن معاشرہ کے قیام کیلئے جو پردہ جیسی ہدایت دے رکھی ہے وہ انسانوں کیلئے رحمت ہے۔ وہ سکون کی ضامن ہے اس سے عاقبت سدھرتی ہے۔

☆.....☆.....☆

اعلان نکاح

مورخہ ۹۸-۱۰-۱۳ کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک قادیان میں محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے عزیزہ نوشینا آفرین بنت مکرم الحاج شیخ علی احمد صاحب آف کیرنگ اُڑیسہ کا نکاح عزیز مکرم منور خورشید صاحب ابن مکرم محمد خورشید عالم صاحب آف بھاگلپور بہار کے ساتھ مبلغ ۶۵۰۰۱/- روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ نوشینا آفرین کو بی۔ اے میں برہم پور یونیورسٹی سے فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے کی بناپر حضور انور کی طرف سے بطور تحفہ عطا شدہ گولڈ میڈل و تفسیر صغیر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان نے اُسی روز اجتماع کے موقعہ پر پیش کیا۔

اِس خوشی کے موقعہ پر فریقین کے طرف سے دو صد روپے اعانت بدر اور شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ (تنویر احمد خادم قادیان)

مورخہ 15.10.98 کو محترم غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ کشمیر نے عزیزہ ہاجرہ بانو بنت مکرم محمد یوسف صاحب شیخ صدر جماعت ہاری پاریگام کا نکاح ہمراہ مکرم راجہ نعیم احمد صاحب خان ابن مکرم راجہ شمس الحق صاحب خان آف برازلو کے ساتھ -/60,000 ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا نکاح کی تقریب محترم محمد یوسف صاحب شیخ کے گھر میں ہوئی اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اللھم آمین۔ محترم راجہ شمس الحق صاحب نے اس موقعہ پر مبلغ -/200 روپے برائے مسجد اور مبلغ پچاس روپے اعانت بدر ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

(محمد رمضان معلم وقف جدید ہاری پاریگام ترال)

مورخہ ۹۸-۷-۳ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یادگیر میں مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے میری لڑکی عزیزہ شوکت جہاں کا نکاح ہمراہ عزیز مظفر احمد عامل ابن مکرم منظور احمد صاحب مرحوم درویش قادیان کے ساتھ مبلغ -/۳۰،۱۰۰ روپیہ حق مہر پر پڑھا احباب کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندان کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔ (اعانت بدر ۷۵ روپے)

(بشیر احمد گلبرگی یادگیر (کرناٹک)

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

مولا کریم کے فضل اور حضور انور کی دُعاؤں کے طفیل عزیز مکرم ڈاکٹر اکرام اللہ صاحب ٹاک کو ۲۹ ستمبر ۹۸ء کے روز شیر کشمیر کنونشن ہال سرینگر میں ایس کے یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ویٹرنری سائنس کے دوسرے کنوکیشن کے موقعہ پر نائب صدر جمہوریت ہند ہنر ایکسیلنسی شری کانت نے ویٹری سائنس B.V.S.C کے امتحان منعقدہ ۱۹۹۶ء میں اپنی کلاس میں اوّل نمبر آنے پر ڈگری کے ساتھ ایک اعزازی سند ور گولڈ میڈل عطا کیا۔ عزیزم کی گریڈنگ ۴ میں سے ۹۳ء۹ تھی۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک

عزیزم فی الوقت جماعت احمدیہ یاری پورہ میں سیکرٹری وقف نو اور مجلس خدام الاحمدیہ میں ناظم مال کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز کی آئندہ دینی و دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنے اور ہر جہت سے مبارک کرے۔ آمین (اعانت بدر-/۵۰) (عبدالحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

درخواست دُعا

-محترم برادرم اورنگ زیب صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ پونچھ محکمہ پولیس میں بفضلہٖ تعالیٰ مزید ترقی حاصل کر کے پونچھ شہر میں ہی متعین ہوئے ہیں موصوف تمام احباب جماعت کی خدمت میں حاصل ہونے والی ترقی کے ہر لحاظ سے مبارک ہونے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ اور احسن رنگ میں توفیق پاتے رہنے کیلئے نیز احباب جماعت پونچھ کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 100۔ (عنایت اللہ قادیان)

محترمہ سعیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عمر علی صاحب کو سمبی اعانت بدر میں ایک صد روپے ادا کرتے ہوئے والدہ محترمہ نیامت بی بی صاحبہ کی صحت و سلامتی والی درازی عمر کیلئے نیز تمام مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (عبدالرحیم سیکرٹری مال سونگھڑہ)

مکرم شکیل محمد صاحب کیرنگ اڑیسہ مقاصہ عالیہ میں کامیابی اور والدین کی صحت و تندرستی نیز بھائیوں کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں اعانت بدر-/50 روپے۔ (منیجر بدر)

-مکرم اسلام خان صاحب آف نرگاؤں اڑیسہ کی اہلیہ بعارضہ فالج بہت بیمار ہیں ان کی معجزانہ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

ولادت

مورخہ 7.10.98 کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیر احمد صاحب طارق معلم وقف جدید کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت ہاشم احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ (پونچھ) کا پوتا اور مکرم غلام احمد صاحب چاند چلتہ کنٹہ (آندھرا) کا نواسہ ہے۔ زچہ بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر مبلغ 50 روپے۔ (نصیر احمد خادم چنتہ گنٹہ)

دُعائے مغفرت

میرے دادا سُسر مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی آف جے پور مورخہ ۹۸-۱۰-۷ کو بعمر ۸۷ سال وفات پاگئے ہیں۔ موصوف جماعت جے پور کے پرانے احمدیوں میں سے ایک تھے اپنے پیچھے چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت درجات کی بلندی لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (انور احمد تنویر قادیان)

ایوان انصار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کی نئی تعمیر ہونے والی بلڈنگ کا نام ازراہ شفقت "ایوان انصار" (AIWAN-E-ANSAR) تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس نام کو ملحوظ رکھیں اور خط و کتابت کرتے ہوئے ایڈریس پر بھی یہ نام لکھا کریں تاکہ اس کی ترویج ہو۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 26-3287

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

مجلس انصار اللہ بھارت کے اکیسویں سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

بھارت کی ۳۶ مجالس نیز جرمنی، آسٹریلیا اور نیپال سے ۳۷ نمائندگان کی شرکت

دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات علماء کرام کے خطابات اور اخبارات میں تذکرہ

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد منتظم شعبہ رپورٹنگ

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۱واں سالانہ اجتماع ۱۱-۱۲ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو "ایوان انصار" قادیان میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ پروگراموں کا آغاز صبح ۴ بجے نماز تہجد سے ہوا۔ جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھائی نماز فجر کے بعد محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے "انصار اللہ اور تربیت اولاد" کے تحت قرآن و حدیث کی روشنی میں درس دیا۔ اس کے بعد تمام انصار نے بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ اور امیر جماعت کی اقتداء میں غلبہ اسلام اور جماعت کی روحانی ترقیات کیلئے پُرسوز اجتماعی دُعا کی۔

ٹھیک ۹ بجے نہایت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب پنڈال میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم چوہدری محمد اکبر صاحب کی صدارت میں مکرم محمد انعام صاحب ذاکر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدر اجلاس نے لوائے احمدیت لہرایا۔ بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ بھارت محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے عہد دہرایا۔ نظم مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر نے پڑھ کر سنائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات اجتماع کی مناسبت سے محترم صدر مجلس نے پڑھ کر سنائے۔ بعدہ محترم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر صدر اجتماع کمیٹی نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اور ہندوستان بھر میں مجلس انصار اللہ کے تحت ہونے والے تبلیغی و تربیتی اور خدمت خلق کے کاموں کی تفصیل پیش کی۔

سالانہ رپورٹ کے بعد صدر اجلاس محترم چوہدری محمد اکبر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور انصار بھائیوں کو اجتماع کے ایام ذکر الٰہی میں ہمہ وقت مصروف رہ کر گذارنے کی دل نشین انداز میں تلقین فرمائی۔ اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اجلاس کی پہلی تقریر "حمد باری تعالیٰ" کے موضوع پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے فرمائی۔ دوسری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے "صبر و استقلال" کے موضوع پر کی۔ تقاریر کے اختتام پر درج ذیل نمائندگان نے اپنے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ مکرم نورالدین صاحب آف جرمنی، مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب کرناگاپلی اور مکرم محمد شمس الدین صاحب حیدر آباد نے بھی اپنے علاقوں سے متعلق انصار اللہ کی کارگذاریوں پر روشنی ڈالی، اس کے ساتھ ہی پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد انصار نے مدرسہ احمدیہ کے ہال میں اجتماعی طعام تناول فرمایا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس:-

دوسرا اجلاس ٹھیک ۲:۳۰ زیر صدارت محترم عبدالجلیل صاحب امیر جماعت کرناگاپلی شروع ہوا۔ تلاوت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے کی اور نظم مکرم عبدالکریم صاحب ملکانہ نے پڑھ کر سنائی بعد ازاں "ہم اور ہمارا معاشرہ" کے عنوان کے تحت مجلس مذاکرہ ہوئی۔ اور اس میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ محترم محمد حمید کوثر صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ اور محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے قرآن و احادیث کی روشنی میں معاشرے کو نیکی کے نور سے منور کرنے اور بدی کی ظلمت سے دور رکھنے کی مؤثر رنگ میں تلقین فرمائی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب کشمیر مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک کی صدارت میں تلاوت و نظم خوانی کے مقابلے ہوئے۔ پانچ بجے احمدیہ گراؤنڈ میں کھیلیں ہوئیں۔ ۷:۱۵ بجے شام محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ شوریٰ کے دوران محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر نے صدر صاحب مجلس کے معاون اور محترم منصور احمد صاحب چیمہ نے سکریٹری کے فرائض انجام دیئے۔

دوسرا دن

پروگراموں کا آغاز تہجد سے ہوا جو محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد نے پڑھائی نماز فجر کے بعد محترم مولوی عنایت اللہ صاحب نے "نماز باجماعت کی اہمیت و برکات" کے عنوان پر درس دیا اور احباب کو قرآن و حدیث کی روشنی میں نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ محترم چوہدری محمد اکبر صاحب نے بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دُعا کروائی ناشتہ کے بعد اجتماع گاہ میں انصار نے مقابلہ معائنہ و مشاہدہ میں حصہ لیا۔

پہلے اجلاس کی کارروائی محترم اے-پی کنجاموں صاحب امیر کیرلہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ محترم نورالدین صاحب جرمنی نے تلاوت اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم عبدالرحیم صاحب کن نور نے نظم ترنم سے پڑھ کر سنائی۔ محترم جلال الدین صاحب نیر نے "نحن انصار اللہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے انصار کو نفوس کی اصلاح تربیت اولاد اور دعوت الی اللہ کی طرف موثر رنگ میں توجہ دلائی اس کے بعد نمائندگان محترم عبدالعظیم صاحب عثمان آباد مکرم صبغۃ اللہ صاحب بنگلور مکرم فیروز الدین صاحب انور کلکتہ اور حافظ اسلام الدین صاحب قادیان نے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغی و تربیتی مساعی کا ایمان افروز تذکرہ کیا۔ آخر میں امیر صاحب صوبہ کشمیر محترم عبدالحمید صاحب ٹاک نے وادی کشمیر میں انصار اللہ کی تبلیغی کارگذاری پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب میں محترم امیر صاحب کیرلہ نے تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں بیان کیں۔

بعد ازاں مقابلہ تقاریر محترم امیر صاحب بنگال ماسٹر مشرق علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ ۲:۳۰ بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم احمد حسین صاحب درویش نے کی منظوم کلام مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت بنگال و آسام نے کی۔ بعدہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ اور نفوس کی اصلاح اور تربیت اولاد پر خصوصی توجہ دینے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر عمل کرنے کیلئے نہایت مؤثر رنگ میں تحریک فرمائی نیز کارگذاری رپورٹ بروقت دفتر بھجوانے اور چندہ انصار اللہ ادا کرنے پر بھی متوجہ فرمایا۔ اس کے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں نہایت ہی دلچسپ ورزشی اور تفریحی پروگرام ہوئے جن میں انصار نے حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس

اجتماع کے آخری اجلاس کی کارروائی قائمقام ناظر اعلیٰ مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عہد دہرایا۔ منظوم کلام مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے سنایا۔

اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے خوش نصیب انصار بزرگان اور ہندوستان بھر میں بہترین کارکردگی پیش کرنے والی مجالس میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ چنانچہ امسال حسن کارکردگی کی بناء پر مجلس انصار اللہ قادیان نے اول مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ نے دوم اور مجلس انصار اللہ بنگلور نے سوم انعام حاصل کرنے کی سعادت پائی۔ بعض مجالس کو انعام خصوصی بھی دیا گیا۔ تقسیم انعامات کی تقریب کے بعد محترم صدر صاحب اجتماع کمیٹی نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صدر صاحب اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اجتماع کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور تمام انعام حاصل کرنے والی مجالس و انصار بزرگان اور نمائندگان کو مبارکباد پیش کی۔ اور انصار بھائیوں کو توجہ دلائی کہ بچوں کے دلوں میں خدا کی محبت پیدا کریں۔ نظام جماعت کی اطاعت و فرمانبرداری سکھائیں صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنے کا عادی بنائیں۔ اور پنجوقتہ نمازوں کے پابند کرائیں نیز دیانت و سچائی جیسے اخلاق فاضلہ اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے خطاب میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک اقتباس پیش کر کے دُعا کے بعد اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اجتماع کے دوران مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام بک اسٹال لگایا گیا جس کی نگرانی گیانی عبداللطیف صاحب نے کی۔ انصار بزرگان نے بک اسٹال سے مفت لٹریچر اور قیمتاً کتب خرید کر استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر جہت سے مبارک کرے آمین۔

تذکارِ خدمت

بَرائے

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل ایم-اے، ایم او ایل، ڈی ایل ایس سی

قابل احترام بزرگ محترم جناب چوہدری محمد صدیق صاحب فاضل ایم اے، ایم او ایل، ڈی ایل ایس سی کے اعزاز میں خلافت لائبریری کمیٹی ربوہ کیطرف سے ۲۵ جولائی ۱۹۹۸ء کو ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں موصوف کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ محترم چوہدری صاحب کو خدا تعالیٰ نے اپنے غیر معمولی فضل سے قریباً نصف صدی تک خلافت لائبریری کے انچارج کے طور پر مخلصانہ خدمات کی توفیق بخشی ہے۔ آپ کی ولادت بمقام جھنگڑ کلاں ضلع ہوشیار پور ۱۹۱۵ء میں ہوئی آپ کے والد محترم چوہدری عبدالرزاق صاحب کی وفات کے سبب اڑھائی سال کی کم عمری میں ہی آپ کی پرورش کی تمام ذمہ داری آپ کی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ نے سر انجام دیں جنہیں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت و رفاقت کا شرف اپنے والد محترم حضرت مولوی وزیرالدین صاحبؓ کی تحریک پر حاصل ہوا جن کا نام ۳۱۳ صحابہ میں چودھویں نمبر پر ہے۔

ابتدائی تعلیم گاؤں میں مکمل کر کے قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں مولوی فاضل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے تیسری پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ اس دوران حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی نگرانی میں احمدیہ کور کی تربیت حاصل کی۔ فتنہ احرار کے دوران حضرت مصلح موعودؓ نے جب نیشنل لیگ قائم فرمائی تو محترم چوہدری صاحب کو اس میں بھی خدمات کا موقع ملا۔ ۱۹۳۵ء میں مولوی فاضل کرنے کے بعد آپ نے جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخلہ لیا جس کی تکمیل ۱۹۳۸ء میں ہوئی۔ یہ بات انتہائی خوش نصیبی کی ہے کہ آپ کو مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ میں جو اساتذہ ملے۔ وہ سب صحابہ میں شامل تھے۔ ۷ جون ۱۹۳۸ء سے آپ کا وقف باقاعدہ طور پر حضرت مصلح موعودؓ نے منظور فرمایا۔ جب ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہوا تو آپ اس کے ابتدائی ممبران میں شامل تھے اور ۱۹۵۶ء تک خدام الاحمدیہ کے تحت مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایڈیٹر ماہنامہ خالد، معتمد مرکزیہ اور قائمقام نائب صدر بھی رہے۔ یہ ان ایام کی بات ہے جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ خود مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر ہوتے تھے۔ تکمیل و حصول تعلیم کے سلسلہ میں امام وقت کی حسب ہدایت آپ نے دہلی۔ دیوبند اور لاہور کے نامور غیر احمدی اساتذہ سے علم حدیث اور منطق و فلسفہ پر تخصص کیا۔ تقسیم ہند کے ایام میں دیگر خدام سلسلہ کے ساتھ حفاظت مرکز کی غیر معمولی ڈیوٹی انجام دی۔ قیام پاکستان اگست ۱۹۴۷ء میں خواتین مبارکہ کے خاص قافلہ کے ساتھ لاہور آنے کی سعادت ملی اور جب رتن باغ لاہور میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان قائم ہوئی تو آپ بھی اس کے ابتدائی ممبران میں شامل تھے۔ ان دنوں انجمن کے اجلاس روزانہ ہوتے تھے اور کارروائی نوٹ کر کے متعلقہ ناظر صاحبان کی خدمت میں بھجوانا محترم چوہدری صاحب کے ذمہ تھا۔

اکتوبر ۱۹۴۸ء میں نئے مرکز ربوہ کے افتتاح کے موقعہ پر چھولداریوں میں پہلی رات اس سرزمین پر گذارنے کا اعزاز آپ کو بھی حاصل ہوا اور جب چاروں کونوں پر حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر بکرے ذبح کئے گئے تو دارالصدر شمالی میں ایک بکرا ذبح کرنے کا شرف بھی آپ کو ملا۔ فرقان بٹالین سے فراغت کے بعد جامعۃ المبشرین میں تاریخ کے استاد مقرر ہوئے اور پھر ۱۹۵۲ء سے حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو انچارج خلافت لائبریری مقرر فرمایا۔ آغاز کار میں لائبریری کی عمارت تین کمروں پر مشتمل تھی۔ عملہ دو کلرکوں اور دو مددگار کارکنوں پر مشتمل تھا۔ اور کتب کی مجموعی تعداد ساڑھے دس ہزار تھی۔ انہی دنوں یعنی ۱۹۵۲ء میں مجلس افتاء کے قیام پر آپ ممبر مقرر ہوئے اور خدا کے فضل سے آج بھی اپنے ساتھ یہ اعزاز رکھتے ہیں۔ لائبریری کی بنیادی خدمات سر انجام دینے کے دوران ہی آپ نے پہلے بی اے کی ڈگری پھر لائبریری سائنس میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلی ایم۔اے عربی کلاس کے ذریعہ امتحان میں شامل ہو کر یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن کے ساتھ اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔

انتظامی لحاظ سے آپ کو ۱۹۵۶ء سے ۱۹۷۳ء تک صدر عمومی کے طور پر اہالیان ربوہ کی خدمات کی توفیق ملی بطور انچارج خلافت لائبریری ۱۹۵۳-۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے انتہائی نازک اور پُر آشوب ایام میں آپ کو دن رات ایک کر کے احمدی وکلاء اور نمائندگان کو ہر سطح پر درکار کتب اور احمدیہ لٹریچر مہیا کرنے کی خدمات میں آپ کا نمایاں حصہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات میں آپ کو ہمیشہ نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔ لاہور میں پھر ربوہ آکر مختلف حیثیتوں میں ڈیوٹی دی۔ ۱۹۹۲ء سے اب تک نائب افسر جلسہ سالانہ ہیں۔ اس کامیاب باثمر تاریخی اور یادگار خدمات سے معمور زندگی میں یقیناً آپ کی اہلیہ محترمہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اولاد کا جذبہ خدمت و خلوص ہمہ وقت آپ کو حاصل رہا

خلافت لائبریری ظاہری و باطنی لحاظ سے ایک مثالی لائبریری بن چکی ہے جس میں نایاب و نادر کتب خاص طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قیمتی دستاویزات اور مخطوطات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب و اخبارات کا قیمتی ذخیرہ اسے دنیا کی باقی لائبریریوں سے ممتاز کراتا ہے۔ آپ کے یہ پچاس سالہ دَور میں اس میں بہت وسعت پیدا ہوئی۔ آج اس پروقار معزز تقریب کے ذریعہ ہم محترم چوہدری صاحب کو ان کی کامیاب زندگی اور مقبول خدمت پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمیشہ اپنی رضا اور حفظ و امان میں آپ کو شاد کام رکھے یقیناً آپ کے طویل تجربہ، صائب الرائے اور کہنہ مشق ہونے کا فائدہ لائبریری اور اس سے استفادہ کرنے والوں کو پہنچتا رہے گا۔ (منجانب خلافت لائبریری کمیٹی و کارکنان خلافت لائبریری ربوہ)

قراردادِ تعزیت بروفات مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب

امیر جماعت ہائے اسلام آباد (ضلع و شہر)

جماعت احمدیہ اسلام آباد کے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۸ء بعد از نماز جمعۃ المبارک میں مندرجہ ذیل قراردادِ تعزیت باتفاق رائے منظور کی گئی۔ جماعت احمدیہ اسلام آباد کے جملہ اراکین اپنے سابقہ امیر مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب کی وفات پر جو مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۹۸ء کو 'Seattleusa' میں دل کے عارضہ اور دیگر پیچیدگیوں کے باعث بقضائے الٰہی ہوئی۔ اپنے دلی رنج و غم اور گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا تعلق ایک نیک اور دیندار گھرانے سے تھا۔ آپ کے والد مکرم محمد عزیز الدین صاحب اور دادا مکرم مولوی محمد وزیرالدین صاحب دونوں صحابی تھے۔ مرحوم کی جماعتِ احمدیہ اسلام آباد کے ساتھ وابستگی ایک لمبے عرصہ پر محیط ہے۔ آپ اپریل ۱۹۹۱ء میں قائمقام امیر مقرر ہوئے۔ اور جولائی ۱۹۹۲ء سے تادفات امارت کی ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر رہیں۔ آپ کے امیر مقرر ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خط مورخہ ۹۱-۷-۲۰ میں فرمایا کہ:

"مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ آپ بہت اچھا کام سنبھال لیں گے۔ اور جماعت ترقی کرے گی۔ اسلام آباد جماعت مجھے بہت پیاری ہے"۔

ایک دوسرے خط مورخہ ۹۱-۶-۱۵ میں فرمایا کہ:

"انشاء اللہ آپ بہت کامیاب ثابت ہوں گے"۔

امارت کی ذمہ داریوں سے پہلے عرصہ سات سال (۱۹۸۴ء تا ۱۹۹۱ء) آپ نائب امیر رہے اس سے قبل کچھ عرصہ بحیثیت سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری امور عامہ بھی کام کرتے رہے۔ آپ کی یہ منفرد حیثیت تھی کہ آپ نے تحریک جدید کے تحت رضا کارانہ وقف بعد از ریٹائرمنٹ کر رکھا تھا۔ اور نومبر ۱۹۸۵ء میں منظوری پر نمائندہ آفیسر اسلام آباد تعینات تھے۔ اس طرح آپ بیک وقت انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی خدمت کر رہے تھے اس کے علاوہ مقامی امیر کی ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش اسلوبی سے نبھاتے رہے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ نہایت حلیم طبع اور شفیق انسان تھے۔ جماعت کے کاموں کیلئے اپنا تمام تر وقت وقف کر رکھا تھا۔ انتظامی اور مالی امور کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ حکومتِ پاکستان کے اعلیٰ عہدہ یعنی فنانشل ایڈوائیزر محکمہ مالیات سے ۱۹۷۵ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ U.N کے فنانشل ایڈوائیزر کے طور پر سیرالیون، نائیجیریا اور عمان میں کام کیا۔ جنوری ۱۹۹۷ء سے مرکزی فنانس سٹینڈنگ کمیٹی ربوہ کے رکن مقرر ہوئے۔

جماعت کے مشکل لمحات میں بھرپور ہمت اور حوصلہ دکھانا آپ کی خصوصیت تھی۔ آپ کی کوششوں سے جماعتِ احمدیہ اسلام آباد نے ایک خاص مقام حاصل کیا۔ مالی ٹارگٹس کو پورا کرتے رہے۔ اور اسلام آباد جماعت کو چندوں کے میدان میں صفِ اوّل میں لے آئے تھے۔ اس طرح دعوت الی اللہ میں نمائیاں کامیابیاں حاصل کیں۔ اُن کے دور میں بیت الذکر کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ میں کافی پیش رفت ہوئی اسی طرح احمدیہ قبرستان کیلئے حصول قطعہ اراضی اور اس میں سہولیات کی فراہمی آپ کی توجہ کے حامل رہے۔ آپ کی وفات سے پیدا شدہ خلاء کو شدت سے محسوس کیا جائے گا۔ مگر للّٰہی جماعت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ان کے ساتھ رہتی ہے۔ آپ نے اپنے بہت سے مداح اور سوگوار پیچھے چھوڑے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم موصی تھے۔ اس لئے جسدِ خاکی جو ۳ ستمبر ۱۹۹۸ء کو امریکہ سے لاہور پہنچا۔ اسی دن اسلام آباد لایا گیا۔ جہاں نمازِ جنازہ بیت الذکر اسلام میں ادا کی گئی جس میں جماعت کے افراد کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعدہٗ میت کو قافلہ کی صورت میں ربوہ لے جایا گیا۔ وہاں پر مکرم و محترم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے ۴ ستمبر ۱۹۹۸ء کو بعد از نماز جمعہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد مکرم مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دُعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور اپنے درجات قرب میں بڑھاتا رہے۔ نیز آپ کے بیٹوں بیٹیوں اور جملہ اراکین خاندان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اس صدمہ کو برداشت کرنے اور آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین) (منجانب جماعت احمدیہ اسلام آباد پاکستان)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol - 47 Thursday 29thOct 1998 Issue No : 44

(091) 01872-20757
2009
FAX (091) 01872-2010

اب نواز شریف پر کروڑوں کی ہیرا پھیری کا الزام

اسلام آباد : ۷ اکتوبر (یو این آئی) سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر چوہدری اعزاز حسین نے کہا ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم ملک کیلئے سکیورٹی خطرہ بن گئے ہیں۔ سینیٹ میں شریف کے لاکھوں پونڈ بدیشی بنکوں کے کھاتوں میں جمع کرانے اور لندن میں فلیٹ خریدنے کے متعلق تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر حسین نے کہا کہ حکومت لاہور کے قریب شریف خاندان کی طرف سے قائم رائے ونڈ اسٹیٹ پر بھاری رقوم خرچ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف رائے ونڈ پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں اور دوسرے علاقوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے اس رویہ کی وجہ سے فیڈریشنوں کو خطرہ ہے۔ مسٹر اعزاز نے کہا کہ ۹۵-۱۹۹۴ء میں شریف نے انکم ٹیکس ادا نہ کیا۔ جب کہ ۹۶-۱۹۹۵ء میں ۷۷ ۴ روپے انکم ٹیکس ادا کئے۔ اور پھر ۹۷-۱۹۹۶ء میں انہوں نے کوئی انکم ٹیکس ادا نہ کیا حالانکہ ان دنوں وہ نہ وزیر اعظم تھے نہ وہ خزانہ سے کوئی تنخواہ لے رہے تھے۔ اعزاز نے کہا کہ وہ اپنی کاروں اور ہیلی کاپٹروں کا خرچ کیسے پورا کر رہے تھے۔

انہوں نے مسٹر شریف پر ڈکٹیٹرانہ امنگیں رکھنے کا الزام لگایا اور کہا کہ شریعت بل اس مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے اعزاز نے کہا کہ شریف نے اپنے پہلے وزیر اعظم کے دور میں لوہے پر درآمدی ڈیوٹی کم کرادی اس طرح ۳۵۰ کروڑ روپے کمائے۔ ان کے کئی دوستوں اور رشتے داروں نے بنک قرضوں سے فائدہ اُٹھایا۔ لاہور ہوائی اڈہ کی نشو ونما کا کام ان کے دوستوں کو سونپا گا۔ اسی طرح پہلے ٹھیکے منسوخ کر کے امریکہ سے گندم کی درآمد کے ٹھیکے ان کے دوستوں کو دیدیئے۔

بھارت میں تیزابی بارشیں زیادہ ہونے کی پیشگوئی

تمام ملک میں ہوا میں تیزابیت بڑھ رہی ہے۔ نتیجہ بہت برا ہو سکتا ہے

سائنس دانوں نے وارننگ دی ہے کہ اگر صنعتی اور ٹریفک کے دھوئیں کا موجودہ رجحان جاری رہا تو بھارت میں تیزاب کی بارشیں زیادہ ہونے لگیں گی۔ تیزاب کی بارش کی بڑی وجہ گندھک اور نائٹروجن کے آکسائیڈ ہوا میں مل جاتا ہے۔ آرگینک ایسڈ اور نمک کے تیزاب بھی کسی حد تک تیزاب کی بارش کیلئے ذمہ دار ہیں۔ گندھک اور نائٹروجن کے آکسائیڈ بادلوں کے پانی کے ساتھ مل کر گندھک اور نائٹروجن کے تیزاب بن جاتے ہیں اور تیزابی بارش بن کر برستے ہیں۔ ان گیسوں کے ہوا میں پہنچنے کا ذریعہ صنعتی دھواں۔ کوئلہ سے چلنے والے تھرمل پلانٹ۔ وہیکلس میں چلنے والا پٹرول اور ڈیزل یا آتش فشاں پھٹنا ہے۔ تیزابی بارش جنگلوں اور آبی جانوروں کا خاتمہ کر سکتی ہے اور اس طرح ماحولیاتی توازن تباہ ہو سکتا ہے اور خوراکی سلسلہ درہم برہم ہو سکتا ہے۔ جودھپور سے منی کوائے اور سرینگر سے کوڈائیکنال تک ہوا کا جائزہ لیا گیا۔ جس میں پایا گیا کہ سارے ملک میں تیزابیت کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ تیزابی بارش ہونے کی اطلاعات کوڈائیکنال اور پورٹ بلیئر سے بھی ملی ہیں جو کہ تیزابی مادے خارج کرنے والے علاقوں سے بہت دور ہیں۔

(پریس ٹرسٹ آف انڈیا)

بھارت مذہبی مملکت کا تخیل قبول نہیں کریگا۔ ایڈوانی

سبھی طبقوں میں سکیورٹی کا جذبہ بھرنے کے وعدے کے پابند ہیں

مرکزی وزیر داخلہ جناب ایل کے ایڈوانی نے زور دیکر کہا ہے کہ بھارت کبھی بھی کسی مذہبی مملکت کے تخیل کو قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرکار سبھی طبقوں میں سکیورٹی کا جذبہ بھرنے کے وعدہ کی پابند ہے۔

جناب ایڈوانی نے کہا کہ بھارت کبھی بھی مذہبی مملکت کے تخیل کو قبول نہیں کرے گا حالانکہ ۱۹۴۷ء میں ملک کا بٹوارہ فرقہ وارانہ لائنوں پر ہوا تھا۔ الائٹ ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) کی ۶ ویں سالگرہ پر یہاں افسروں اور جوانوں کو خطاب کر رہے تھے۔ (پریس ٹرسٹ آف انڈیا)

پاکستان میں شرعی قانون کے خلاف بولنے والوں کیلئے موت کے فتوے

پاکستان انسانی حقوق کمیشن کی تشویش

اسلام آباد ۶ اکتوبر - پاکستان کے انسانی حقوق کے کمیشن نے مرکزی سرکار سے اپیل کی ہے کہ وہ ان لوگوں کے خلاف موت کے فتوؤں کی بڑھ رہی تعداد کا سنگین نوٹس لے۔ جو ان لوگون کے خلاف دیئے جا رہے ہیں جو شرعی قانون اور ماہ مئی میں ایٹمی تجربات جیسے امور پر آزادانہ نظریوں کا اظہار کرتے ہیں۔ کل کوئٹہ میں کمیشن نے اپنی دو روزہ کانفرنس میں کہا کہ مذہبی لیڈروں نے ان لوگوں کے خلاف موت کے فتوے جاری کئے ہیں جنہوں نے نواز شریف کے پندرھویں ترمیمی بل کی مخالفت کی ہے۔ جس کا مقصد قرآن اور شریعت کو پاکستان کے سپریم قوانین بنانا ہے اور ان کے خلاف موت کے فتوے جاری کئے ہیں جنہوں نے ایٹمی دھماکوں پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور پشاور کے ان جرنلسٹوں کے خلاف بھی موت کے فتوے جاری کئے گئے ہیں جنہوں نے صوبہ سرحد میں بڑے پیمانہ پر جنسی استحصال کو بے نقاب کیا ہے۔

کمیشن نے حکومت کو یاد دلایا ہے کہ پاکستان کے موجودہ قوانین کے مطابق لوگوں کو قتل کرنے کے لئے اکسانا جرم ہے لیکن پھر بھی یہ مذہبی لیڈر بغیر کسی قانون کے ڈر کے موت کے فتوے جاری کر رہے ہیں۔ ان مذہبی لیڈروں کے سامنے ایڈمنسٹریشن کی بے بسی صوبہ سرحد کے پشاور کے جرنلسٹوں کو جنہوں نے تحفظ مانگا تھا روپوش ہونے کا مشورہ دینے سے ظاہر ہے کمیشن کے مطابق ایسے فتوے جمہوریت جو ڈیشل سسٹم اور انسانی حقوق کیلئے خطرہ بن گئے ہیں۔ اور کمیشن پندرھویں ترمیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سے غیر مسلمانوں عورتوں اور جمہوریت کے اصولوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

جیسا کہ کمیشن کی چیئر پرسن عاصمہ جہانگیر نے پہلے کہا ہے کہ مذہبی لیڈروں کو فتوے جاری کرنے کی حوصلہ افزائی شریف کے گزشتہ ماہ علماء کو دیئے گئے اس مشورہ سے ہوئی کہ وہ سارے ملک میں پھیل جائیں اور مذہبی حکومت کی حمایت کیلئے تحریک شروع کریں۔ تاکہ پندرھویں ترمیم کے سبب نکتہ چینوں کو یا تو چھپنا پڑے یا اس کی مخالفت کرنی پڑے اسلئے حیرانی کی بات نہیں ہے کہ جماعت علماء کے صدر عبدالستار خان نیازی نے بل کے مخالفوں کو پھانسی دینے کی مانگ کی ہے۔

امریکی حکومت پاکستان کو ایک لاکھ ٹن گندم امداد دیگی

واشنگٹن ۱۶ اکتوبر (اے این آئی) یونائیٹڈ سٹیٹس (امریکی) حکومت نے پاکستان کو ۱۰۰۰۰۰ ٹن گیہوں امداد میں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ پاکستان یہ گندم دنیا کے سب سے غریب دیشوں کیلئے بنائے گئے پروگرام کے تحت وصول کرے گا۔ جو اپنے لوگوں کو خوراک مہیا نہیں کر پاتے ہیں۔ یہ جانکاری یو ایس کے ایگریکلچر سیکرٹری ڈان گلیک مین نے نامہ نگاروں کو دی۔ یہ امداد انسانیت اور ترقی کی سکیم کی مدد کیلئے دیا جاتا ہے اس امداد کو پاکستان تک پہنچانے کے اخراجات بھی واشنگٹن ہی برداشت کرے گا۔

پاکستان میں ۳۰ لاکھ افراد کا پیشہ گداگری ہے

پاکستان) : بی بی سی کی ایک خبر کے مطابق سرکاری اور غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں تقریباً ۳۰ لاکھ افراد کا پیشہ گداگری ہے۔ بی بی سی کے مطابق گلی کوچوں، بازاروں، ریلوے سٹیشنوں، ہسپتالوں، سینماؤں، باغوں، بسوں، ریل گاڑیوں غرضیکہ کسی جگہ بھی کوئی شخص بھی گداگروں کی رسائی سے باہر نہیں۔

ایک اندازے کے مطابق صرف لاہور کے رہنے والے بھکاریوں کو روزانہ ۲۰ سے پچیس لاکھ روپے کی بھیک دیتے ہیں۔

ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ بھکاریوں کے بھیس میں جرائم پیشہ افراد معصوم بچوں کو اغوا کرنے کے بعد معذور بنا کر ان سے بھیک منگواتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان میں گداگری ایکٹ موجود ہے تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت اس طرف توجہ نہیں دیتی۔

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم
M/S **NISHA LEATHER**
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

ڈیزائننگ و کمپوزنگ : کرشن احمد۔ مصباح الدین قادیان